

مرزا قادیانی

# اپنی پیشنگویوں کے آئینے میں

از

مولانا مفتی حافظ محمد ایوب قاسمی شوپیان

دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان

ناشر

دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان کشمیر



# مرزا قادیانی

## اپنی پیشینگوئیوں کے آئینے میں

مؤلف

مفتی محمد ایوب قاسمی شوپیان غفرلہ  
دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان کشمیر  
پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی نذیر احمد قاسمی صاحب  
صدر مفتی دارالعلوم رحیمیہ بانڈی پورہ کشمیر

ناشر  
شعبہ نشر و اشاعت دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان کشمیر



باسمہ تعالیٰ

نام کتاب:..... مرزا قادیانی اپنی پیشین گوئیوں کے آئینے میں

مؤلف:..... مفتی محمد ایوب قاسمی شوپیان

ترتیب و تزئین:..... حکیم شفیق احمد قاسمی، ظہور احمد عاصمی قاسمی

کمپیوٹر کمپائلیشن:..... ظہور احمد عاصمی نوشہرہ سرینگر

ناشر:..... دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان

ملنے کا پتہ:

دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان کشمیر



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں کی رشد و ہدایت کیلئے وقتاً فوقتاً اپنے مخصوص بندوں کو منتخب فرمایا جن کو انبیاء علیہم السلام کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ ماسکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو کچھ منفرد چیزیں عطا فرماتے ہیں کہ جنہیں عام انسان انجام دینے سے قاصر ہوتا ہے، اور پکارا ٹھکتا ہے کہ یہ کوئی غیبی طاقت ہے جس کی بدولت یہ چیز ممکن ہو سکی۔ ان ہی چیزوں کو معجزات کہتے ہیں۔ یہی معجزات کسی نبی کی سچائی کی دلیل ہوا کرتے ہیں۔ علماء معجزات کو دو قسموں پر منقسم کرتے ہیں: حسی اور معنوی۔ معنوی معجزات ہی کو پیشین گوئیاں کہا جاتا ہے۔ پیشین گوئیاں آگے آنے والے زمانے کے اندر واقع ہونے والی چیزوں کے متعلق ہوتی ہیں، کہ فلاں چیز فلاں جگہ فلاں طریقہ سے آگے آنے والے زمانے کے اندر ہوگی۔ جیسے کفارِ بدر کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی۔ پیشین گوئیاں صداقت کی دلیل ہیں، اس اعتبار سے اگر کسی شخص نے کچھ پیشین گوئیاں کی ہیں تو اس کو سچایا جھوٹا کہنا بہت آسان ہے۔ اگر اس کی پیشین گوئیاں سچی ہیں تو وہ سچا اور نہ جھوٹا کذاب۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں سیرت اور احادیث کی کتابوں میں ایک مستقل حیثیت سے نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ یہ موضوع بجائے خود طویل بھی ہے اور مکمل بھی۔ زمانہ نبوی سے ہی یہ پیشین گوئیاں واقع ہوتی رہی ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ آخری پیشین گوئی بھی اپنے معنوں میں مکمل نہ ہو۔

اسی سلسلے کی ایک حدیث پاک جھوٹی نبوت کے باب میں اس طرح آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم یزعم أنه نبی اللہ وأنا



خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (ابوداؤد: ج ۲، ص ۲۲۴) کہ میری امت میں تمیں جھوٹے ہونگے جن میں ہر ایک یہ خیال کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ یاد رکھو! میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ بھی ان تمیں جھوٹوں میں سے ایک ہے جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا، مرزا قادیانی نے بہت سی پیشین گوئیاں بھی کیں لیکن بیچارے کی ایک بھی تو پوری نہیں ہوئی۔ زیر نظر کتابچہ کے اندر مرزا کے اس باب میں بری طرح سے ناکام ہونے کا بیان ہے اور ساتھ ہی ساتھ مرزا کی رکیک تاویلات کا پردہ بھی چاک ہے۔ اور تقابلی طور پر شتے از خروارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند ان پیشین گوئیوں کا تذکرہ بھی درج ہے جو حرف بحرف پوری ہو چکی ہیں۔

یہ کتاب دراصل فکر دلانے والی اور عقل و شعور کو اپیل کرنے والی ہے، خاص طور سے ان حضرات کیلئے جو اس دام فریب میں بغیر کسی تدبیر کے آگئے اور اب اس سے بچ نکلنے کی بظاہر ان کے نزدیک کوئی راہ نہیں۔ یہ ایک مشعل ہے جس کی روشنی سے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں، لیکن کوئی اگر اپنی آنکھ ہی بند رکھتا ہے تو اس میں بھلا اس مشعل کو کوئی کو سے کیوں؟ خدا کرے یہ کتابچہ صحیح معنوں میں ایک ایسی مشعل ثابت ہو جس کی روشنی میں آنکھیں کھول کھول کر لوگ چلیں۔

والسلام

(مفتی) محمد ایوب قاسمی غفرلہ

خادم دارالعلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان کشمیر



## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله  
الطيبين الطاهرين وعلى صحبه أجمعين برحمتك يا أرحم الرحمن - أما بعد  
ہر صانع کو اپنی مصنوع سے محبت اور تعلق ہوتا ہے پھر خالق حقیقی کو اپنی مخلوق کے ساتھ کیونکر  
محبت اور تعلق نہ ہو۔ پھر مخلوقات میں سے اشرف المخلوقات یعنی اولاد آدم سے کس قدر لگاؤ  
اور محبت ہوگی یہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہاں اس کا ذرا سا اشارہ اس ارشاد گرامی  
میں ملتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ: ایک ماں جس قدر مہربان ہے اپنے بچے پر اس سے زیادہ  
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہیں۔ (ابن ماجہ)

اتنا ہی نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ احسان کرے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب بن  
جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد گرامی ہے: **الْخَلْقُ عِيَالُ اللَّهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ**  
**إِلَى عِيَالِهِ**۔ (مشکوٰۃ شریف) مخلوق خدا کا کنبہ ہے اور اللہ کے نزدیک مخلوق میں بہترین  
وہ شخص ہے جو خدا کے کنبے کے ساتھ احسان کرے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنی مخلوق کے ساتھ جب اتنی محبت ہے کہ اس محبت کا مظہر ساری دنیا ہے۔  
اس کی پیدائش سے پہلے اس کی زندگی کا ساز و سامان مہیا کیا۔ **إِنَّ الدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ**۔ یہ  
چاند سورج ستارے اور ہر شے خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ پھر اس انسان کی زندگی کا مقصد بھی  
بیان کیا **وَأَنْكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْآخِرَةِ**۔ تو اگر آخرت کیلئے بنایا گیا تو اس آخرت کی کامیابی  
و کامرانی کا کوئی سامان مہیا نہ کیا ہو یہ بعید از قیاس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ضرور بالضرور انسان کی  
رہنمائی و ہدایت کے لئے سامان مہیا کئے ہیں۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً اپنے برگزیدہ اور مقدس بندے  
جنہیں ہم انبیاء علیہم السلام کے نام سے یاد کرتے ہیں بھیج دئے۔ بلکہ عجیب بات ہے کہ پہلا  
انسان پہلا نبی بنایا گیا۔ گویا روزی روٹی سے پہلے اس سرزمین پر ہدایت کا نظم کیا، ورنہ ایسا بھی



ہو سکتا تھا کہ پہلے انسان آباد ہوتے پھر جب ان میں گمراہی آتی تب ان کی ہدایت کے لئے کسی نبی کو بھیج دیا جاتا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بندوں کی ہدایت کیلئے اور بندوں کو اپنے خالق حقیقی کے ساتھ جوڑنے کیلئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو بھیجا۔ ان کے ساتھ ساتھ بہت سی کتابیں اور صحائف نازل فرمائے۔ انبیاء علیہم السلام کی مقدس زندگی مثالی زندگی ہوتی ہے ان کی تربیت از خود ذات ذوالجلال فرماتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے ان کی زندگی کے شب و روز، بچپن و جوانی ہوتی ہے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن پاک میں ہے: "لَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ"۔ (القرآن)

دنیا کا کوئی خطہ باقی نہ رہا جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلم اخلاق نہ آیا ہو، ان سارے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا مقصد ایک تھا، تعلیم ایک تھی، ایک دوسرے کے مصدق (تصدیق کرنے والے) تھے، کسی نبی نے کبھی بھی کسی دوسرے نبی کی مخالفت نہیں کی۔ اولاد آدم کا ان سے زیادہ بہتر اور ہمدرد کوئی نہیں، ان سے زیادہ سچی اور صحیح تعلیم دینے والا کوئی انسان نہیں ہو سکتا ہے، یہ بے لوث ہوتے ہیں، ایمان کی دعوت اور لوگوں کی اصلاح کیلئے اور ان کی کامیابی کیلئے انتھک محنتوں کے باوجود کسی سے کسی قسم کا کوئی صلہ نہیں مانگتے۔ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا۔ میں اس پر تم سے معاوضہ نہیں مانگتا ہوں۔

بہت سارے لوگ بغیر کسی پس و پیش کے ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان کو سچا سمجھ کر ان کی تمام تعلیمات کو دل و جان سے قبول کرتے ہیں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں ان کی سچائی میں اور ان کی تمام تر تعلیمات میں شک و شبہ ہوتا ہے، وہ اس شک و شبہ کو دور کرنے کیلئے نبی سے کسی ایسی چیز کا مطالبہ کرتے ہیں جو انسانی طاقت و قدرت سے بالاتر ہو اور دنیا کے لوگ اس کو کرنے سے عاجز ہوں۔ پیغمبر کے دست مبارک پر خدا کے حکم سے جب ایسی چیز واقع ہو جاتی ہے تو ایسی چیز کو دیکھ کر لوگوں کو یقین ہوتا ہے کہ یہ شخص اللہ کا بھیجا ہوا ہے، اس طرح کی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔



انبیاء علیہم السلام نے خدا کے حکم سے بے شمار معجزے دکھائے ہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ کی شکل بن گیا اور جادو گروں کے جادو کے سانپوں کو نکل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک میں اللہ تعالیٰ ایسی چمک پیدا کر دیتا تھا کہ اس کی روشنی سے اندھیرے میں اجالا ہو جاتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے دریائے نیل کے درمیان خشک راستے بن گئے اور آپ مع اپنے ساتھیوں کے ان راستوں سے دریا پار کر گئے، اور ان ہی راستوں میں گزر جانے کے لئے فرعون اور اس کا لشکر جب درمیان دریا پہنچا تو ڈوب گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے تھے، مادرزاد اندھوں کو بینا کر دیتے تھے، کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے، مٹی کی چڑیا بنا کر انہیں زندہ کر کے اڑا دیتے تھے۔ پھر جو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ان کے معجزات کا کیا حال ہوگا جو کہ بے شمار ہیں، یقیناً ان کا ہر ایک معجزہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کے معجزات کے مقابلے میں زیادہ خصوصیت و اہمیت کا حامل ہے۔ چند ایک معجزات کا مختصر تذکرہ کرتا ہوں:

- ۱- قرآن کریم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا علمی معجزہ ہے۔
- ۲- شق القمر (چاند کے دو ٹکڑے کر دینا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔
- ۳- معراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔
- ۴- جنگ احد میں حضرت قتادہ ابن نعمانؓ کی آنکھ میں تیر لگا اور باہر نکل آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے آنکھ اٹھا کر اس کے حلقے میں رکھ دی آنکھ پہلے سے زیادہ روشن ہو گئی۔ (بیہقی)
- ۵- حضرت عبد اللہ ابن عتیکؓ جب ابو رافع یہودی کو قتل کر کے باہر نکل آئے تو اندھیرے میں غلط جگہ پائے مبارک پڑ جانے سے پنڈلی ٹوٹ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک پنڈلی پر پھیرا اسی وقت پنڈلی درست ہو گئی۔ (بخاری شریف)



۶۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جوان لڑکا لایا گیا جو پیدائشی گونگا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گونگے سے فرمایا: من انا؟ (میں کون ہوں؟) اس نے برجستہ جواب دیا: انت رسول اللہ۔ (آپ اللہ کے رسول ہیں) اس کے بعد وہ گونگانہ رہا۔ (بیہقی) یہاں تمام معجزات کو بیان کرنا مقصود نہیں ہے صرف نمونہ کیلئے چند معجزات ذکر کر دئے۔ علماء کرام نے معجزات کے بارے میں مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ کتابوں میں الگ الگ ابواب قائم کئے ہیں۔ مثلاً وہ معجزات جن کا تعلق آگ سے، ہوا سے، پانی سے، مٹی سے، درختوں سے، اور دیگر جمادات سے ہے۔ اسی طرح حیوانات سے متعلق معجزات، پھلوں اور کھانوں سے متعلق معجزات، انسانوں سے متعلق معجزات، ان معجزات کو حسی اور ماڈی معجزات کہتے ہیں۔

معجزات کی دوسری قسم اخبار مستقبلہ ہے (یعنی آئندہ آنے والے حالات کی اطلاع) جن کو عرف میں پیشین گوئیاں کہتے ہیں۔ علماء کرام نے ان کو بھی معجزات میں شمار کیا ہے۔ اس لئے کہ عہد مستقبل کا علم کسی انسان کو حاصل نہیں۔ وما تدری نفس ماذا تکسب غدا۔ قل ان الغیب کله للہ۔ علم غیب کا مالک صرف رب العالمین ہے، وہی اپنے برگزیدہ انبیاء و رسل علیہم السلام پر علم غیب کا اس قدر حصہ ظاہر فرماتا ہے جس کی ان کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امتیازی شان حاصل ہے جو انبیاء علیہم السلام میں کسی اور کو حاصل نہیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء راشدین کے متعلق، خلافت اور فتوحات کے متعلق، اہل بیت کے متعلق، غزوات کے متعلق، ائمہ مجتہدین کے متعلق، علامات قیامت کے متعلق، اپنی امت کے جھوٹے نبیوں کے متعلق، دجال کے متعلق، علماء سوء کے متعلق اجمالاً و تفصیلاً پیشین گوئیاں فرمائی ہیں جو ہو بہو پوری ہوئیں کہ بال برابر فرق نہ رہا، پوری ہو رہی ہیں اور پوری ہوتی رہیں گی۔

ان پیشین گوئیوں میں کسی قسم کی تاویل کرنے کی امت کو ضرورت پیش نہ آئی۔ جو فرمایا وہی ہوا، اور



کیسے نہ ہوتا سچے نبی ہیں گفتہ او گفتہ اللہ بود، گر چہ از حلقوم عبد اللہ بود۔ وما یَنطِقُ عن  
 الہوی ان ہو الا وحی یوحی۔ آپ اپنی نفسانی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے ہیں۔  
 مسلم شریف میں حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں  
 مارے جانے والے کفار کے مرنے کی جگہیں ہم کو بتادی تھیں کہ فلاں یہاں مارا جائے گا اور  
 فلاں وہاں مارا جائے گا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق لے کر بھیجا جو جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اسی  
 جگہ وہ کافر قتل ہوا، اس جگہ سے سرِ مَوتِ تجاوز نہ کر سکا۔

یہ باب بہت وسیع بلکہ وسیع تر ہے، یہاں وہ لکھنا مقصود نہیں۔ یہاں تو صرف یہ بتانا ہے کہ اللہ  
 کے کسی بھی نبی کی کوئی بات کبھی غلط ثابت نہ ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ تو نبی علیہ السلام کا مقام  
 و مرتبہ خود اس چیز کو بتاتا ہے کہ آپ کی کوئی بات نہ غلط ثابت ہوئی ہے اور نہ قیامت تک غلط  
 ثابت ہو سکتی ہے۔ الغرض کسی ذات کی پیشینگوئی کے غلط یا صحیح ثابت ہونے سے اس کی ذات  
 کا سچا یا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص مدعیِ نبوت ہو اور اس کی پیشینگوئیاں جھوٹی  
 ثابت ہوں تو اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟ یقیناً ہر ذی عقل اسے کاذب ہی نہیں بلکہ  
 کذاب کہے گا۔ یہی حال مسلمانہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے کہ اس نے بھی مختلف  
 مواقع پر مختلف پیشینگوئیاں کیں۔ (جو کہ اس کی مجبوری تھی کیونکہ وہ انبیاءِ صادقین کی طرح کوئی  
 مادی یا حسی معجزہ دکھانے سے عاجز تھا) اور ایک جھوٹ سے بچنے کیلئے سو جھوٹ کہہ رہا تھا، جس  
 کی تمام تر باتیں تاویلات کرنے کے بعد بھی غلط اور جھوٹی ثابت ہو گئیں۔ مادی اور حسی معجزہ تو  
 نہ دکھاسکا اور دکھاتا بھی کیسے کہ وہ ایک عام آدمی ہی تو تھا، لہذا پیشینگوئیاں کرتا رہا لیکن ایسے  
 گول مول انداز سے کرتا رہا کہ جھوٹ ثابت ہونے پر تاویل کی گنجائش باقی رہے۔

میں اس کے ماننے والوں، اس پر ایمان لانے والوں اور اس کو نبی، مسیح موعود اور مہدی کہنے والوں



سے گزارش کرتا ہوں کہ خدا را اپنے اور اپنے متبعین کے اوپر رحم کھائیے اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر ازراہ انصاف غور و فکر کر کے صرف پیشینگوئیوں کے آئینے میں اپنے نبی جی کو دیکھئے کہ آپ کا نبی جی کہاں تک اپنے اقوال میں سچا ثابت ہو رہا ہے۔ اگر سچا ثابت نہ ہوا اور ہو بھی نہیں سکتا، تو پھر سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس دامن میں آئیے۔ انشاء اللہ نجات یقینی ہے ورنہ بصورت دیگر خسران ہی خسران ہے۔ اور بیچارے سیدھے سادے مسلمانوں کو دنیوی لالچ دے کر مرتد نہ بنائیے۔ ان کا وبال بھی آپ کے سر ہوگا۔

میں اس مختصر رسالے میں نبی صادق اور نبی کاذب کی پیشینگوئیوں کا تذکرہ کروں گا جس سے آپ جھوٹے مدعی نبوت کے کذب سے واقف ہو سکیں گے اور اس کے متبعین کے دجل و فریب سے نجات پائیں گے۔

چند پیشینگوئیاں پیش کرتا ہوں جو مرزا نے کسی کے مرنے یا کسی کے نکاح کے بارے میں کہی ہیں اور اس کی زندگی میں ہی جھوٹی ثابت ہوئیں۔ اس کے برخلاف صادق المصدق صلی اللہ علیہ وسلم کی چند وہ پیشینگوئیاں بھی پیش کروں گا جو حرف بحرف صحیح ثابت ہوئیں۔ پہلے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئیوں کو ملاحظہ فرمائیں۔

بخاری شریف اور مسلم شریف دونوں میں روایت موجود ہے، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، طیبہ، طاہرہ فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کہ اے عائشہ! میں تین شب مسلسل تمہیں خواب میں اس طرح دیکھتا رہا کہ ایک فرشتہ سفید ریشم کے پارچے میں تمہاری تصویر کو میرے سامنے لاتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ تصویر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی (ہونیوالی) بیوی کی ہے۔ اور میں تصویر کا پردہ اٹھا کر چہرہ دیکھتا تھا جو بالکل تیرا ہی چہرہ ہوتا تھا۔ میں یہ دیکھ کر کہہ دیا کرتا تھا کہ اگر یہ اللہ کی جانب سے ہے تو وہ خود ہی اسے پورا بھی کر دے گا۔ (یعنی اس معاملہ کو خدا تعالیٰ خود تکمیل تک پہنچا دے گا)



اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نکاح کا اہتمام حظیرۃ القدس میں کیا گیا تھا اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو منجانب اللہ قرار دیا۔ اور جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا بالکل اسی طرح ہوا۔

امہات المؤمنین میں سے ایک حضرت زینب بنت جحشؓ ہیں، ان کا پہلا نکاح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت زید ابن حارثہؓ سے ہوا تھا، مگر دونوں کی طبیعت میں موافقت نہ ہوئی بالآخر طلاق کی نوبت آئی۔ یہ واقعہ بہت مشہور ہے، قرآن کریم کے سورہ احزاب میں اس کا تذکرہ موجود ہے یہاں تفصیل مقصود نہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ یہ بتلادیا گیا تھا کہ حضرت زیدؓ حضرت زینبؓ کو طلاق دیں گے اس کے بعد حضرت زینبؓ آپ کے نکاح میں آئیں گی۔ اس کا اظہار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل نہیں فرمایا تا آنکہ سورہ احزاب کی یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں: فلما قضی زید منها وطرا زوجنکھا الخ۔ پھر جب (حضرت) زیدؓ کا اس (حضرت زینبؓ) سے جی بھر گیا (یعنی طلاق دی اور عدت بھی گزر گئی) ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اس (زینبؓ) کا نکاح کر دیا۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں: ”اور زوجنکھا کے لفظی معنی یہ ہیں کہ ہم نے ان کا نکاح آپ سے کر دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نکاح کو یہ امتیاز بخشا کہ خود ہی نکاح کر دیا جو عام شرائط نکاح سے مستثنیٰ رہا ..... حضرت زینبؓ دوسری عورتوں کے سامنے یہ فرمایا کرتی تھیں کہ: ”تمہارا نکاح تمہارے والدین نے کیا اور میرا نکاح خود اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کر دیا“۔ غرض یہ کہ یہ ایک پیشین گوئی تھی جو قرآن کریم نے فرمائی جو بالکل اسی طرح پوری ہوئی جس طرح اللہ نے چاہا۔ اور کیسے پوری نہ ہوتی قرآن کریم بھی سچا کلام، بھیجنے والا بھی سچا خدا اور جس پر نازل ہوا وہ بھی سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔



اس کے بالمقابل مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماہستحقہ نے بھی پیش گوئیوں کا ڈھونگ رچا رکھا تھا۔ بالکل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بمقابلہ اسی طرح کے دعوے کئے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی پیش گوئی فرمائی تھی۔ پھر ساری دنیا نے دیکھا کہ کس طرح مرزا کی پیش گوئیاں جھوٹ ثابت ہوئیں۔

### منکوحہ آسمانی:

مرزا قادیانی کا محمدی بیگم سے نکاح ہونے کی پیش گوئی بڑی اور مشہور پیش گوئی ہے جو جھوٹی ثابت ہوئی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے محمدی بیگم کا مختصر تعارف ہو جائے پھر اس کے بعد بات آگے بڑھائی جائے۔ تو لیجئے! حضرت مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی مدظلہ فرماتے ہیں:

”محمدی بیگم مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی مرزا احمد بیگ کی نوعمر لڑکی تھی، مرزا قادیانی نے اس کو زبردستی اپنے نکاح میں لانے کا ارادہ کیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ زمین کے ایک بہہ نامے کے سلسلے میں مرزا احمد بیگ کو مرزا قادیانی کے دستخط کی ضرورت پڑی چنانچہ وہ مرزا قادیانی کے پاس گیا اور اس سے کاغذات پر دستخط کرنے کی درخواست کی۔ مرزا قادیانی نے اپنے مطلب برآری کیلئے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور احمد بیگ سے کہا کہ استخارہ کرنے کے بعد دستخط کروں گا۔ جب کچھ دن بعد دوبارہ احمد بیگ نے دستخط کرنے کی بات کی تو مرزا نے جواب دیا کہ: ”دستخط اسی شرط پر ہوں گے کہ اپنی بیٹی محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ کر دو۔ خیریت اسی میں ہے۔“

### دھمکی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص یعنی احمد بیگ کی بڑی لڑکی کے نکاح کیلئے پیغام دے اور اس سے کہہ دے کہ وہ پہلے تمہیں دامادی میں قبول کر لے اور تمہارے نور سے روشنی



حاصل کر لے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہشمند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور بھی زمین دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے بشرطیکہ تم اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دو، میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے تم مان لو گے تو میں بھی تسلیم کر لوں گا، اگر تم قبول نہ کرو گے تو خبردار ہو! مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوا تو نہ اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لئے۔ ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل ہوں گے جن کا نتیجہ موت ہوگا۔ پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر اندر مر جاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے۔ اور اس لڑکی کا شوہر بھی ڈھائی سال کے اندر اندر مر جائیگا یہ حکم اللہ کا ہے۔ پس جو کرنا ہے کر لو میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام مصنفہ مرزا غلام احمد۔ درخزانہ ص ۵۷۲ ج ۵)

دھمکی اور مرزا احمد بیگ کے بیٹے محمد بیگ کو ملازمت دلوانے کے لالچ سے بھرپور

### مرزا کا خط احمد بیگ کے نام بحکم خدا تعالیٰ:

مکرمی مخدومی اخویم مرزا احمد بیگ سلمہ اللہ تعالیٰ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی مراقبہ سے فارغ ہی ہوا تھا تو کچھ غنودگی سی ہوئی اور خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ احمد بیگ کو مطلع کر دے کہ وہ لڑکی کا رشتہ منظور کر لے۔ یہ اس کے حق میں ہماری جانب سے خیر و برکت ہوگا اور ہمارے انعام و اکرام بارش کی طرح نازل ہونگے اور تنگی و سختی اس سے دور کر دی جائے گی اور اگر انحراف (انکار) کیا تو مورد عتاب ہوگا اور ہمارے قہر سے نہ بچ سکے گا۔ اور میں نے اس کا حکم پہنچا دیا تاکہ اس کے رحم و کرم سے پاؤ اور اس کی بے بہا نعمتوں کے خزانے تم پر کھولے جائیں اور میں اپنی طرف سے تو صرف یہی عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کا ہمیشہ ادب و لحاظ ہی ملحوظ رکھتا ہوں اور آپ کو ایک دین دار اور ایمان دار بزرگ تصور کرتا ہوں۔



اور آپ کے حکم کو اپنے لئے فخر سمجھتا ہوں اور ہبہ نامہ پر جب لکھو حاضر ہو کر دستخط کر جاؤں اور اس کے علاوہ میری املاک خدا کی اور آپ کی ہے۔ اور میں نے عزیز محمد بیگ کیلئے پولیس میں بھرتی کرانے کی اور عہدہ دلانے کی خاص کوشش و سفارش کر لی ہے تاکہ وہ کام میں لگ جاوے اور اس کا رشتہ میں نے ایک بہت امیر آدمی جو میرے عقیدت مندوں میں ہے تقریباً کر دیا ہے اور اللہ کا فضل آپ کے شامل حال ہو۔ فقط۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ لدھیانہ اقبال گنج

مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء

(منقول از رسالہ ”نوشتہ غیب“ ص: ۱۰۰، مؤلفہ ایم۔ ایس خالد وزیر آبادی)

### **پروردگار کے حکم سے دوسرا خط بنام احمد بیگ:**

اے عزیز سنئے! آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ میری سنجیدہ بات کو لغو سمجھتے ہیں اور میرے کھرے کو کھوٹا خیال کرتے ہیں۔ بخدا میرا یہ ارادہ نہیں کہ میں آپ کو تکلیف دوں انشاء اللہ آپ مجھے احسان کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ اور میں یہ عہد استوار کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ آپ نے اگر میرے خاندان کے خلاف مرضی میری بات (یعنی اپنی لڑکی کا نکاح) کو مان لیا تو میں اپنی زمین اور باغ میں سے آپ کو حصہ دوں گا۔ اگر آپ نے میرا قول اور بیان مان لیا مجھ پر مہربانی اور احسان اور میرے ساتھ نیکی ہوگی۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں گا اور آپ کی درازی عمر کے لئے ارحم الراحمین کے جناب میں دعا کروں گا اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی لڑکی (محمدی بیگم) کو اپنی زمین اور مملو کات کا ایک تہائی حصہ دوں گا اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ مانگیں گے میں آپ کو دوں گا۔ صلہ رحم، عزیزوں سے محبت اور رشتہ کے حقوق کے بارے میں آپ کو مجھ جیسا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ آپ مجھے مصیبتوں میں دنگیر اور بار اٹھانے والا پائیں گے۔ اس لئے انکار میں اپنا وقت ضائع نہ



کیجئے اور شک و شبہ میں نہ پڑیے۔

میں اپنا یہ خط پروردگار کے حکم سے لکھ رہا ہوں اپنی رائے سے نہیں۔ آپ میرے اس خط کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھئے۔ یہ خط بڑے سچے اور امین کی جانب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس میں سچا ہوں اور جو کچھ میں نے وعدہ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو میں نے کہا ہے وہ میں نے نہیں کہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اپنے الہام سے کہلوایا ہے اور یہ مجھے میرے پروردگار کی وصیت تھی اس لئے میں نے اس کو پورا کیا۔ اگر میعاد گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا کہ تمام دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو۔ (آئینہ کمالات اسلام از مرزا غلام احمد قادیانی ج: ۵، ص: ۵۷۳۔ روحانی خزائن)

لاچ اور دھمکی پر مشتمل خطوط کے باوجود مرزا احمد بیگ نے مرزا کی ایک نہ سنی لہذا مرزا نے اب عاجزی شروع کر دی۔ اور ساتھ میں مرزا احمد بیگ کے بیٹے محمود کی وفات پر تعزیت بھی کی۔

### محمود کی وفات پر تعزیتی خط احمد بیگ کے نام:

”مشفق مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قادیان میں جب واقعہ ہانکہ محمود فرزند آں مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا لیکن بوجہ اس کے یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پر سی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزند ان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شاید اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا، خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحب عمر عطا فرمائے۔ اور عزیز مرزا احمد بیگ (احمد بیگ کا دوسرا لڑکا) کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں۔ آپ کے دل میں گو اس عاجز کی نسبت کچھ غبار



ہو لیکن خداوند علیم جانتا ہے..... آپ کیلئے دعا خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا کہ میرے دل کی محبت اور خلوص و ہمدردی، جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے۔ جب ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدا تعالیٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالیٰ کی تنبیہیں وارد ہونگی اور آخر اسی جگہ ہوگا، کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اس لئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو بتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا، اور میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس (عرض کرنیوالا) ہوں کہ اس رشتے سے آپ انحراف (انکار) نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھولے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی، جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے کہ جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔ اور شاید آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیشینگوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہونگے کہ جو اس پیشین گوئی پر اطلاع رکھتے ہیں اور ایک جہاں کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو لیکن یقیناً خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔ میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیشگوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لایا ہے، ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر



ہوئے، ایمان لاتا ہے۔ اور آپ سے ملتے ہیں کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کیلئے معاون بنیں تاکہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔، خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز نہیں بدل سکتا۔ خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین و دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرمائے۔ اگر میرے خط میں کوئی ناملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔“ والسلام

خاکسار احقر عباد اللہ غلام احمد عفی عنہ

۱۷ جولائی ۱۸۹۲ء روز جمعہ

غور فرمائیں! مرزائیوں کے خود ساختہ نبی کی غیرت اور حیا اور کردار کا کیا عالم ہے۔ ایک مجبور انسان مرزا سے کم عمر ایک ضرورت کی وجہ سے مرزا کے پاس آتا ہے تو مرزا بجائے اس کے کہ اس کے کاغذ پر دستخط کر لیتا اور نفلی ہی سہی اپنے اونچے اخلاق کا مظاہرہ کرتا اس کے برعکس اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھانے کی مذموم کوشش کی اور احمد بیگ سے بذات خود اپنے منہ سے اس کی کم عمر لڑکی کا گویا بطور رشوت کے مطالبہ کرنے لگا۔ پہلے تو دھمکی اور لالچ اس کے بعد عاجزانہ اور ملتسمانہ عرضداشت کرنے لگا جس کا نمونہ خطوط میں آپ دیکھ چکے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا جب مرزا کے نکاح کی ذمہ داری خود خدا تعالیٰ نے لی تھی تو مرزا کو اپنے آپ کو ذلیل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کہ محمدی بیگم کے سارے خاندان سے لڑائی مول لی پھر عاجزی کی اور ہر قسم کی لالچ بھی دی۔ مرزا جب محمدی بیگم کے والد احمد بیگ سے مایوس ہوا تو مرزا نے پینترا بدلا اور اپنے سمجھی یعنی مرزا کے بیٹے فضل احمد کے خسر علی شیر بیگ کے نام خط لکھا کہ تم احمد بیگ اور اس کے قریبی رشتہ داروں کو سمجھا دو کہ وہ محمدی بیگم کا نکاح مرزا سے کر دیں ورنہ جس دن محمدی بیگم کا رشتہ دوسری جگہ طے ہو جائیگا اسی دن میرا بیٹا فضل احمد تمہاری بیٹی جو فضل احمد کے



نکاح میں ہے کو طلاق دے گا اور تمہاری بیٹی تمہارے گھر واپس پہنچا دی جائے گی۔ (اس کو کہتے ہیں کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی) مرزا کو رشتہ نہ ملا تو اپنے بیٹے سے کہہ دیا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دو۔ یہ ہیں اخلاق حمیدہ مرزائیوں کے نبی جی کے۔

### مرزا کا خط علی شیر کے نام:

مشفق مرزا علی شیر بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب الطبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سنا تا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج گذرے گا مگر میں محض اللہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے ہیں آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے اب میں نے سنا ہے کہ عید کی دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اب آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں، آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں، عیسائیوں کو ہنسنا چاہتے ہیں، ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پروا نہیں رکھتے اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے یہ پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے ذلیل کیا جائے روسیہ کیا جائے یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اگر میں اس کا ہونگا تو ضرور بچا لے گا۔ اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا؟ کیا میں چوہڑا یا چمار تھا؟ جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں میں ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کیلئے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کیلئے سب ایک ہو گئے۔



یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض کہیں جائے مگر یہ آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کیلئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو وہی میرے خون کے پیاسے وہی میری عزت کے پیاسے اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے روسیہ کرے مگر اب تو وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو۔ خدائے تعالیٰ سے خوف کرو کسی نے جواب نہ دیا بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے؟ صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بیشک وہ طلاق دے دے ہم راضی ہیں ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے ہمارا کیا باقی رہ گیا جو چاہے کر لے ہم اس کیلئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا ہی ہوتا یہ باتیں آپ کی بیوی صاحبہ کی مجھے پہنچی ہیں۔ بیشک میں ناچیز ہوں ذلیل ہوں خوار ہوں مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے؟ لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادے سے باز نہ آئیں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف سے فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لا وارث کر دوں گا اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرادو گے تو میں بہ دل و جان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جواب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کروں گا۔ اور میرا مال ان کا مال ہوگا لہذا آپ کو لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور



سے خط لکھیں کہ باز آ جائے اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے ورنہ مجھے خدائے تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کیلئے یہ تمام رشتے ناتے توڑ دوں گا اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا ایسا ہی سب رشتے ناتے ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم

(راقم خاکسار غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج ۲ مئی ۱۸۹۱ء)

(کلمۃ فضل رحمانی ص، ۱۲۵-۱۲۷)

دیکھا آپ نے مرزائیوں کے نبی جی کے اخلاق کریمانہ جس کو بقول ان کے نمونہ عالم بنا کر بھیجا گیا نفسانیت سے مغلوب شہوتوں کا مارا اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے کیا کیا حربے استعمال کر رہا ہے اپنے سدھی کو کیسا خط لکھ رہا ہے۔ اگر محمدی بیگم کا نکاح میرے علاوہ کسی اور سے ہوا تو خدائے تعالیٰ کی قسم ہمیشہ کیلئے سارے رشتے ناتے توڑ دوں گا۔ آپ کی لڑکی عزت بی بی کو اپنے لڑکے سے طلاق دلوادوں گا۔ طلاق نہ دینے کی صورت میں اسے عاق اور لاوارث کر دوں گا۔ واضح رہے کہ مرزا نے جب محمدی بیگم سے نکاح کی خواست گاری کی اس وقت اس کی عمر پچاس سال سے زائد تھی جبکہ محمدی بیگم کم عمر کنواری تھی۔ ایسے حالات میں کون باپ اپنی کم عمر لڑکی کو بوڑھے بیمار کے نکاح میں دیتا جو درجنوں بیماریوں کا مجموعہ تھا۔ اس خط کے جواب میں علی شیر نے مرزا کو منھ توڑ جواب دے دیا۔

**مرزا علی شیر بیگ کا خط مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کے نام:**

اخویم مرزا غلام احمد زاد عنایتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ



گرامی نامہ پہنچا۔ غریب الطبع یا نیک جو کچھ بھی آپ تصور کریں آپ کی مہربانی ہے ہاں مسلمان ضرور ہوں مگر آپ کی خود ساختہ نبوت کا قائل نہیں ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے سلف صالحین کے طریقہ پر ہی رکھے اور اسی پر میرا خاتمہ بالخیر کرے۔

باقی رہا تعلق چھوڑنے کا مسئلہ تو بہترین تعلق خدا کا ہے وہ نہ چھوٹے۔ اور باقی اس عاجز مخلوق کا ہوا تو پھر کیا ہے؟ نہ ہوا تو پھر کیا ہے؟ اور احمد بیگ کے متعلق میں کر ہی کیا سکتا ہوں وہ سیدھا سادہ مسلمان آدمی ہے جو کچھ ہوا آپ کی طرف ہی سے ہوا نہ آپ فضول ایمان کو گنواتے اور الہام بانی کرتے اور نہ مرنے کی دھمکیاں دیتے اور نہ وہ کنارہ کش ہوتا۔ دوسرے یہ ٹھیک ہے کہ خویش ہونے کی حیثیت سے آپ نے رشتہ طلب کیا مگر آپ خیال فرمائیں کہ اگر آپ کی جگہ احمد بیگ ہو اور احمد بیگ کی جگہ آپ ہوں تو خدا لگتی کہنا کہ تم کن کن باتوں کا خیال کر کے رشتہ دو گے۔ اگر احمد بیگ سوال کرتا اور وہ مجمع المرائض (بیماریوں کا مجموعہ) ہونے کے علاوہ پچاس سال سے زیادہ عمر کا ہوتا اور اس پر وہ مسلمانہ کذاب کے کان بھی کتر چکا ہوتا (یعنی مسلمانہ کذاب کی طرح نبوت کا جھوٹا مدعی ہوتا) تو آپ رشتہ دیتے؟ آپ کو خط لکھتے وقت یوں آپے سے باہر نہیں ہونا چاہئے۔ لڑکیاں بھی کے گھروں میں ہیں اور نظام عالم انہی باتوں سے قائم ہے کچھ حرج نہیں اگر آپ طلاق دلوائیں گے تو یہ بھی ایک پیغمبری کی نئی سنت دنیا پر قائم کر کے بدنامی کا سیاہ داغ مول لیں گے۔ باقی روٹی تو خدا اس کو (میری بیٹی کو) بھی کہیں سے دے ہی دے گا۔ تر نہ سہی خشک، مگر وہ خشک بہتر ہے جو پسینے کی کمائی سے پیدا کی جاتی ہے۔ میں بھائی احمد بیگ کو لکھ رہا ہوں بلکہ آپ کا خط بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے مگر میں ان کی موجودگی میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اور میری بیوی کا کیا حق ہے کہ وہ اپنی بیٹی کیلئے بھائی کی لڑکی کو ایک دائم المرض آدمی کو جو مراقبہ سے خدائی تک پہنچ چکا ہو کس طرح لڑے؟ ہاں اگر وہ خود مان لیں تو میں اور میری بیوی حارج نہ ہونگے۔ آپ خود ان کو لکھیں مگر درشت اور سخت الفاظ آپ کا قلم گرانے کا عادی ہو چکا ہے اس سے جہاں تک ہو سکے احتراز کریں اور منت سماجت سے کام لیں۔



خاکسار علی شیر بیگ از قادیان ۳/ مئی ۱۸۹۱ء (منقول از نوشتہ غیب ص، ۱۲۸، ۱۲۶۔ مؤلفہ خالد وزیر آبادی)

جب مرزا قادیانی نے دھمکی دی کہ اگر محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ ہوا تو اپنے لڑکے فضل احمد سے اس کی بیوی (عزت بی بی) کو طلاق دلاؤں گا تو وہ بیچاری گھبرا گئی کہ میں تو برباد ہو جاؤں گی لہذا وہ اپنی بربادی دیکھنے سے پہلے پہلے اپنی ماں کو جو مرزا احمد بیگ کی سگی بہن تھی خط لکھ رہی ہیں۔

### از طرف عزت بی بی بطرف والدہ ماجدہ :

سلام مسنون کے بعد اس وقت میری تباہی اور بربادی کا خیال کرو مرزا صاحب کسی طرح بھی مجھ سے فرق نہیں کرتے (یعنی طلاق دلوانے کے درپے ہیں) اگر تم اپنے بھائی میرے ماموں (یعنی محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ) کو سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہوں اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو پھر مجھے اس جگہ سے لے جاؤ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔ اس خط پر مرزا صاحب نے یہ بھی لکھوا دیا: ”جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے اگر محمدی بیگم کا نکاح رک نہیں سکتا تو پھر بلا تو قف (فورا) عزت بی بی کیلئے کوئی آدمی قادیان بھیج دو تا کہ ان کو لے جائے اور میرے گھر میں بہو بن کر نہ رہے۔ فقط عزت بی بی بذریعہ خاکسار غلام احمد قادیان ۶/ مئی ۱۸۹۱ء

### مرزا کا خط عزت بی بی کی ماں کے نام:

والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی (مرزا احمد بیگ کی لڑکی) کا نکاح ہونے والا ہے، اور میں خدا کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے رشتے ناتے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح بھی تم سمجھا سکتی ہو اس کو سمجھا دو۔



اور اگر ایسا نہ ہوگا تو آج میں نے مولوی نور الدین صاحب اور فضل احمد صاحب کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس اردہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کیلئے طلاق نامہ لکھ بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے سے گریز کرے یا عذر کرے تو اس کو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے اور ایک پیسہ اس کو وراثت کا نہ ملے۔

سو امید رکھتا ہوں کہ شرعی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائے گا جس کا یہ مضمون ہوگا: کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی کا نکاح کسی غیر سے کرنے سے باز نہ آئے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔ سو اس طرح پر لکھنے سے ایک طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرعی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔ اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پاسکتا۔ اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کیلئے بہتر ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں عزت بی بی کی بہتری کیلئے ہر طرح کی کوشش کرنا چاہتا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ اور خدائے تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا اسی دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہے گا۔

(راقم مرزا غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج، ۴ مئی ۱۸۹۱ء۔ ”نوشتہ غیب“ ص ۱۲۹-۱۲۸)

چنانچہ ان ناشائستہ اور دھمکی آمیز خطوط کا نتیجہ یہ ہوا کہ خاندان میں مرزا کی رہی سہی عزت بھی مٹی میں مل گئی اور مرزا احمد بیگ اور خاندان والوں نے نہ صرف یہ کہ سختی سے اس رشتہ کا انکار کر دیا بلکہ وہ خطوط مرزا کے مخالفین نے اخباروں میں شائع کر دئے۔ مرزا قادیانی نے مرزا احمد بیگ کو رام کرنے کی بے حد کوشش کی خط و کتابت اور دھمکیوں کا سلسلہ ایک عرصہ تک چلتا رہا۔



نیز مرزا قادیانی اس نکاح کی خاطر طرح طرح سے لوگوں کو لالچ دینے لگا اور انعام کے نام پر رشوت دینے کیلئے بھی تیار ہو گیا۔ چنانچہ محمدی بیگم کے حقیقی ماموں مرزا امام الدین کو اس کام کیلئے تیار کیا اور وعدہ کیا کہ میں خاطر خواہ انعام دوں گا، جس کا تذکرہ سیرت المہدی حصہ دوم میں حسب ذیل ہے:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک مرتبہ حضرت صاحب جلد ہر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں مرزا امام الدین صاحب نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کر دینے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب محمدی بیگم کا والد احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا اور ابھی مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جلد ہر اور ہوشیار پور کے درمیان یکتہ میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ محمدی کے نکاح کا عقد زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا اس لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۷۴۔ روایت ۱۷۹ مصنفہ صاحب زادہ بشیر احمد قادیانی)

آخر کار محمدی بیگم مرحومہ کی شادی کی بات چیت پٹی ضلع لاہور کے رہنے والے ایک شخص سلطان محمد سے ہونے لگی یہ معلوم ہو جانے کے بعد اولاً تو مرزا نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ یہ نکاح نہ ہونے پائے اور رشتہ ٹوٹ جائے۔ اس سلسلے میں خود سلطان محمد کو خطوط لکھے کہ تم یہ نکاح منظور نہ کرو۔ جب ساری تدبیریں ناکام ہو گئیں تو الہام خداوندی کے حوالہ سے ایک اور پیشینگوئی شائع کر دی کہ ”محمدی بیگم میرے نکاح میں ضرور آوے گی خواہ باکرہ ہونے کی حالت میں یا خدا بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے“۔ (اشتہار ۲ مئی ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۲: ص ۹)



## یاس میں آس:

احمد بیگ کی دختر (محمدی بیگم) کی نسبت جو پیش گوئی ہے جو اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے وہ عورت یعنی محمدی بیگم میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا۔ جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیش گوئی میں درج تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہونگے..... عورت اب تک زندہ ہے میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی امید کیسی یقین کامل ہے یہ خدا کی باتیں ہیں ملتی نہیں ہو کر رہیں گی۔

(مرزا غلام احمد کا حلفیہ بیان عدالت گورداس پور میں)

(کتاب ”منظور الہی“ ص ۲۳۵-۲۳۴ مصنفہ منظور الہی صاحب قادیانی لاہوری)

(م) میں نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤں گا۔ خدائے تعالیٰ نے ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ کی جاوے گی اور اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے۔ اور پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا۔

(مرزا قادیانی کا الہام مندرجہ تالیف ”کرامات الصادقین“ سر ورق آخر

نمبر ۱- روحانی خزائن ص: ۱۶۲ ج: ۷)

(م) احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیاہی جائے گی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور خدا سب رکاوٹیں درمیان سے اٹھا دے گا خدا کی باتیں مل



نہیں سکتیں۔ (مجموعہ اشتہارات ص: ۳۱، ج ۲، تبلیغ رسالت جلد سوم ص: ۱۳، اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۳ء)

### دنیا بامید قائم:

پھر میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ معاملہ (محمدی بیگم کے نکاح کا) اتنے ہی پر ختم ہو گیا اور جو ظہور میں آیا یہی نتیجہ آخری ہے اور پیش گوئی کی حقیقت اسی پر ختم ہو گئی بلکہ اصل معاملہ ابھی اسی طرح باقی ہے اس کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر خدائے بزرگ کی طرف سے تقدیر مبرم (قطعی و یقینی) ہے عنقریب اس کا وقت آئے گا قسم خدا کی جس نے حضرت محمد رسول اللہ کو بھیجا اور خیر الرسل کو بھیجا اور خیر الوریٰ بنایا کہ یہ بالکل سچ ہے تم جلد ہی دیکھ لو گے اور میں اس خبر کو سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔

(انجام آتھم ص: ۲۲۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ روحانی خزائن ص: ۲۲۳)

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء کی پیشین گوئی کا انتظار کریں جس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ (الہام مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوم ص: ۸۵۔ مجموعہ اشتہارات ص: ۳۰۱، جلد ۱)

دیکھا آپ نے کیا حشر ہوا پیشینگوئی کا، ذرا ایک بار پھر اس پیشینگوئی کے زوردار الفاظ پر نظر ڈالئے اور غور کیجئے کیسی صاف اور واضح پیشینگوئی ہے جو مرزا کے منہ سے نکلی ہے۔ اور بقول مرزا کہ: اللہ تعالیٰ نے یہ وحی بھیجی ہے۔ لیکن افسوس مرزا قادیانی کے اوپر وحی بھیجنے والا یہ پیشینگوئی پوری نہ کر سکا۔ شاید محمدی بیگم کے خاندان والوں کے مقابلہ میں مرزا کے اوپر وحی بھیجنے والا مغلوب ہو گیا ہو۔ یا مرزا سے اپنا کیا ہوا وعدہ بھول گیا ہو، بہر حال جو بھی ہوا ہوا انجام ساری دنیا نے دیکھ لیا۔



اب مرزا کے سچا یا جھوٹا ہونے کا فیصلہ آپ خود کیجئے کہ انہیں کیا کہا جائے صادق یا کاذب؟ اس لئے اُن کی اپنے ہاتھ سے لکھی تحریر ملاحظہ فرمائیے:

”واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشینگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محکم

امتحان نہیں ہو سکتا۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸، روحانی خزائن جلد ۵۔ از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے اپنے بارے میں خود فیصلہ سنا دیا کہ اگر ہم کو جانچنا ہو کہ ہم سچے ہیں یا جھوٹے ہیں تو اس کیلئے سب سے بڑی کسوٹی ہماری پیشینگوئیاں ہیں، اگر وہ سچی نکلیں تو مجھے سچا سمجھو اور اس پیشینگوئی کو خدا کی جانب سے سمجھو، اگر وہ جھوٹی ثابت ہوئیں تو مجھے جھوٹا سمجھو۔

جب جھوٹا ثابت ہو چکا تو یہ شخص قابل اعتبار نہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں

رہتا۔“ (پشمہ معرفت ص ۲۲۲، روحانی خزائن جلد ۳-۲، ص ۲۳۱) اگر مرزا قادیانی پر واقعی اللہ

تعالیٰ کی جانب سے وحی آتی تھی تو محمدی بیگم کے نکاح کے سلسلے میں اس کو اتنا پریشان ہونے کی

کیا ضرورت تھی؟ سلطان محمد کو خطوط لکھنے کی کیا ضرورت تھی کہ تم یہ نکاح منظور مت کرو۔ جب

اللہ تعالیٰ نے خود محمدی بیگم کے نکاح کی ذمہ داری قبول فرمائی تھی تو اللہ تعالیٰ خود یہ معاملہ انجام

تک پہنچاتے۔ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کو خود بھی اس پیشینگوئی پر اعتماد نہ تھا اگر اعتماد ہوتا تو

اپنے آپ کو لوگوں کی منت سماجت کر کے کیوں ذلیل کرتا؟۔ آپ کو یاد ہو گا کہ حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا کے نکاح کے بارے میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا

تھا کہ: ”إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِ بِهِ“ اگر یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ خود

ہی اس کو پورا کرے گا۔ دیکھا آپ نے یہ ہے اعتماد اللہ کی ذات پاک پر، جو ذمہ داری اللہ

تبارک و تعالیٰ نے خود لی وہ خود ہی اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا دے گا۔ مرزا قادیانی کو اپنی وحی پر

کیوں یقین نہ تھا؟۔



محمدی بیگم کا رشتہ جب سلطان محمد سے ہوا اور شادی کی تاریخ بھی قریب آنے لگی تو مرزا قادیانی کی بیقراری بھی بڑھنے لگی، جب ناامیدی نظر آنے لگی تو ایک گول مول مگر ڈراؤنی اور خوفناک پیشینگوئی شائع کر دی تاکہ مخالف ڈر کے مارے مرزا قادیانی کا رشتہ قبول کر لیں: ”خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر پیش گوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام کا ہے اگر وہ اپنی بڑی لڑکی (محمدی بیگم) اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا، اور وہ جو نکاح کرے گا (یعنی سلطان محمد) وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۱: ص ۱۰۲)

آگے پھر مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ:

**”میری اس پیش گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعویٰ ہیں۔“**

۱۔ نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ ۲۔ نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ ۳۔ پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ (احمد بیگ) کا جلدی مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ ۴۔ اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ۵۔ آخر اس کا بیوہ رہنے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

یہ پیشین گوئی مرزا نے اس لئے کی تھی کہ احمد بیگ بھی موت کا پیغام سن کر ڈر جائے اور اپنی لڑکی مرزا کے نکاح میں دیدے۔ اور محمدی بیگم کا ہونے والا شوہر سلطان محمد بھی موت کا نام سن کر ڈر کے مارے اس رشتہ کو توڑ دے۔ لیکن یہ سب لوگ جانتے تھے کہ مرزا قادیانی جھوٹا مکار ہے، نفس امارہ کا شکار ہے، اس لئے احمد بیگ اور اس کے خاندان والوں نے کسی چیز کا اثر نہیں لیا، اور ۷/۱۱



اپریل ۱۸۹۲ء میں محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے کر دیا، ان کے گھر میں ایک درجن کے قریب اولاد بھی ہوئی جبکہ مرزا نے لکھا تھا کہ اگر اس لڑکی کا نکاح مرزا کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے ہوا تو یہ نکاح باعث برکت نہ ہوگا۔ مرزا قادیانی نے گول مول الہام اسی لئے گھڑ لیا تھا کہ اگر محمدی بیگم کا نکاح باکرہ (کنواری) ہونے کی حالت میں مرزا سے نہ ہو سکا تو بر وقت پیش گوئی کو صحیح کرنے کی گنجائش باقی رہے۔

اس لئے جب دیکھا محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہو گیا، شادی کے بعد رخصتی بھی ہوئی اور محمدی بیگم اپنے شوہر کے گھر چلی گئی تو کہنے لگا کہ اب اس کا شوہر مر جائے گا اور یہ بیوہ ہو کر میرے گھر آوے گی۔ اور عربی میں الہام بلکہ مضبوط وحی قرآن کریم کی مختلف آیات کو کانٹ چھانٹ کر تیار کر کے شائع کر دی جس کے الفاظ بعینہ یہ ہیں:

فسیكفیکھم اللہ ویرُدّھا الیک امر من لدنا انا کنّا فاعلین۔  
وَوَجَنَکْهَا الْحَقُّ مِنْ رَبِّکَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِینَ لَا تَبْدِیلَ لِّلکَلِمَاتِ اللّٰهِ  
(انجام اہتم ص: ۶۰-۶۱)

ترجمہ: اب آپ کی طرف سے کافی ہے ان کو اللہ تعالیٰ۔ وہ اس لڑکی کو تیری طرف لوٹا دے گا یہ ہماری جانب سے ایک حکم ہے۔ بے شک ہم ہی کرنے والے ہیں۔ ہم نے اس لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔ یہ حق ہے تیرے رب کی جانب سے۔ پس تو شک کرنے والوں میں مت ہو جا۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں نہیں بدلتی ہیں۔

یہ عربی الہام بھی قرآن کریم کی مختلف سورتوں کی آیتوں کے ٹکڑے ہیں۔ انہی کو جوڑ کر ایک عبارت بنا کر وحی اور الہام کے نام سے پیش کر دیا۔

جب محمدی بیگم سلطان محمد کے گھر چلی گئی تو مرزا کے مخالفین نے فاتحانہ خوشیاں منائیں کہ مرزا ہار گیا اور پیشین گوئی جھوٹ ثابت ہو گئی۔ مرزا اندر ہی اندر غم کی وجہ سے کھوکھلا ہوتا رہا۔



اور سلطان محمد کے مرنے کی دعائیں کرتا رہا، منتر پڑھتا رہا کہ کسی طرح سے سلطان محمد مر جائے تاکہ میری پیشین گوئی سچی ثابت ہو جائے۔ لیکن وائے ناکامی کے بعد پھر ناکامی کہ ڈھائی سال کا عرصہ گزر گیا سلطان محمد کے مرنے کی تاریخ بھی گزر گئی۔ پھر بھی سلطان محمد نہ مرا تو مرزا کو ایک اور زوردار دھچکا لگا۔ مسلمانوں میں شور برپا ہوا کہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی۔ مرزائی بیچارے دم بخود کہ یا اللہ کیا ماجرا ہے؟ ہمارے نبی جی کی بات کیوں غلط ہوئی؟ آپ نے اس کو پورا کیوں نہ کیا؟۔ گویا اللہ تعالیٰ سے بھی ناراض ہو گئے کہ ہم لوگوں کے سامنے کیا منہ دکھائیں گے۔ لیکن مرزا جی ہمت کے کوہ ہمالیہ تھے، پھر بھی ہمت نہ ہاری اور ایک اشتہار شائع کر دیا اور اپنے لوگوں کو حوصلہ دیا کہ تم ہمت نہ ہارو۔ سچ ہے اذافاتک الحیاء فافعل ما شئت۔ بے حیاباش و ہرچہ خواہی کن، وہ اشتہار ان الفاظ میں چھاپ دیا: ”یاد رکھو! کہ اس پیشین گوئی کی دوسری خبر (یعنی سلطان محمد کا مرزا کے سامنے مرنا اور محمدی بیگم کا بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں آنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری (فریبی، دغا باز) کا کاروبار نہیں، یقیناً سمجھو یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ملتیں۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص: ۵۴)

”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (یعنی سلطان محمد کا مرزا) کی تقدیر مبرم ہے، اس کا انتظار کرو، اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔“ (انجام آتھم)

دیکھا آپ نے جھوٹے نبی کا سفید جھوٹ، پہلے تو یہ کہا تھا کہ ڈھائی سال کے اندر سلطان محمد مر جائے گا، جب ڈھائی سال گزر گئے اور سلطان محمد مرا نہیں تو فوراً پینتر ابدل دیا اور کہنے لگا: ”انتظار کرو گو سلطان محمد مقررہ وقت میں نہیں مرا مگر میری زندگی میں ضرور مرے گا اور اگر میری زندگی میں نہ مرا تو میں بد سے بدتر اور جھوٹا ٹھہروں گا، اور جس وقت یہ سب



باتیں پوری ہو جائیں گی تو میرے ان بیوقوف مخالفین کی ناک نہایت صفائی سے کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“  
(ضمیمہ انجام آتھم ص: ۵۳)

### کھلا نتیجہ:

ساری دنیا جانتی ہے کہ مرزا کا یہ آخری تیر بھی بیکار ہو گیا اور جھوٹا فریبی مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مر گیا۔ جب کہ سلطان محمد زندہ تھا اور محمدی بیگم اس کی بیوی تھی۔ سلطان محمد مرزا کے مرنے کے چالیس سال بعد ۱۹۴۸ء میں انتقال کر گیا جبکہ اس کی بیوی ۱۹۶۶ء میں انتقال کر گئی۔

نہ سلطان محمد مرزا کی زندگی میں مرانہ محمدی بیگم بیوہ ہو کر جھوٹے مرزا کے نکاح میں آئی۔ لہذا مرزا قادیانی خود اپنے اعلان کی رو سے بد سے بدتر ٹھہرا اور جھوٹا ثابت ہوا اور ذلت کے سیاہ داغ ہمیشہ کیلئے اس کے منحوس چہرہ پر پڑ گئے۔  
غور کیجئے کیا ایسا شخص نبی ہو سکتا ہے؟ کاش کہ مرزا کی سمجھتے۔

### مرنے کی پیشین گوئیاں:

(۱) محمدی بیگم کے قصے میں سلطان محمد کے مرنے کی پیشین گوئی مرزا نے کی تھی کہ نکاح کے بعد احمد بیگ کا داماد سلطان محمد اڑھائی سال کے اندر اندر فوت ہو جائیگا۔ اور یہ تقدیر مبرم (نہ ٹلنے والی) ہے۔ گویا مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ سلطان محمد کا اڑھائی سال کے اندر مرنا یہ تقدیر میں لکھا جا چکا ہے۔ جو مبرم ہے، یعنی یہ موت ٹلنے والی نہیں ہے۔

آپ نے دیکھا کہاں ڈھائی سال اور کہاں چالیس سال کہ سلطان محمد بصحت و سلامت مرزا کے مرنے کے بعد چالیس برس تک زندہ رہا۔

(۲) غیر منقسم ہندوستان پر جب انگریز کی حکومت تھی، وہ یہاں کے ہندوؤں اور



مسلمانوں کو عیسائی بنانا چاہتی تھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے عیسائی پادریوں کو ہندوستان بلایا اور جگہ جگہ ان سے تقریریں کراتے تھے، وہ مسلمانوں کو اسلام سے بدظن کرتے تھے، مسلمان علماء کرام بھی جگہ جگہ جلسے کرتے تھے اور مسلمانوں سے اپنے دین پر ثابت قدم رہنے کی تاکید کرتے تھے۔ پادریوں کے اشکالات جو اسلام کے متعلق وہ کرتے تھے ان کے جوابات دیتے تھے۔ اس سلسلے میں کافی مناظرے مسلمان علماء کرام اور عیسائی پادریوں کے درمیان ہوئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی بھی عیسائی پادریوں سے مناظرہ کرتا تھا، عیسائیوں کا ایک بڑا پادری مسٹر عبداللہ آتھم تھا۔ ایک مناظرہ عبداللہ آتھم نے ۱۸۹۳ء میں مرزا سے بھی کیا۔ یہ مناظرہ پندرہ روز تک جاری رہا، مناظرہ ختم ہونے کے بعد مرزا نے عیسائی مناظر ڈپٹی عبداللہ آتھم کے بارے میں ایک دھمکی آمیز پیشین گوئی کی، کہ جتنے دن مناظرہ ہوتا رہا اتنے مہینے کے اندر اندر عبداللہ آتھم ہاویہ (جہنم) میں جا گرے گا اور ہلاک ہوگا۔ اگر وہ زندہ بچ گیا تو میں جھوٹا ثابت ہوؤں گا۔ اس پیشین گوئی کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

”اور آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تَخَضُّع کیا اور ابہتال (رو رو کر گڑگڑا کر) جناب الہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں، تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے، تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی، بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیش گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سو جا کھے (مینا) کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے..... میں اس وقت



یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ (۵ جون ۱۸۹۳ء) سے بہ سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کیلئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے روسیہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسا ڈال دیا جاوے، مجھ کو پھانسی دی جاوے ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں، اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا، ضرور کرے گا، ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جائے پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ (جنگ مقدس در روحانی خزائن ص ۲۹۱ تا ۲۹۲ ج ۶)

مرزا نے یہ پیشین گوئی ۵ جون ۱۸۹۳ء کو لکھی تھی، اس حساب سے ۱۵ مہینے ۵ ستمبر ۱۸۹۳ء کو ہوتے ہیں، لیکن جب ۵ ستمبر کی تاریخ بھی گزر گئی اور عبد اللہ آتھم کا بال بھی بیکانہ ہوا تو عیسائیوں نے جشن منایا حتیٰ کہ بٹالہ میں عبد اللہ آتھم کو ہاتھی پر بٹھا کر عظیم الشان جلوس نکالا۔ اور مرزا کا پتلا بنا کر اس کے گلے میں رسہ ڈالا پھر اس کو مصنوعی پھانسی دی پھر اس کے بعد اس کے پتلے کو نذر آتش کر دیا۔

الغرض مرزا کی پیشین گوئی بھی بالکل غلط اور جھوٹ ثابت ہوئی اور وہ بقلم خود ذلیل و رسوا ہوا، جس کی پیشین گوئی جھوٹی ہو وہ نبی یا مامور من اللہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا مرزا اپنے ان دعاوی میں کذاب بلکہ مہاکذاب ثابت ہوا۔ (رد مرزائیت)

انبیاء علیہم السلام نے بے شک پیشین گوئیاں فرمائی ہیں اور وہ بالکل صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ پیشین گوئیاں کرتے وقت پیشین گوئی کے الفاظ جو کئی جگہ قرآن پاک نے نقل فرمائے ہیں کتنے اونچے معیار کے تھے جس میں اپنی ذات کی توہین یا تذلیل کا کوئی شائبہ بھی نہیں۔ مرزا قادیانی کی پیشین گوئی کو بھی دیکھئے کہ کسی نبی تو کیا کسی صالح شخص کے بول بھی نہیں ہو سکتے، وہ تو توہین اور تذلیل کا مجموعہ نظر آتا ہے۔



آہتم کی موت کے بارے میں مرزا قادیانی کے قسم کھانے کے باوجود مرزا کو تذبذب تھا کہ شاید پیشین گوئی پوری نہ ہو، اس لئے آخری دن تک نہایت الحاح و زاری کے ساتھ دعا کرتا رہا اور اپنے مریدوں سے وظائف پڑھواتا رہا کہ کسی طرح سے آہتم مرجائے اور پیشین گوئی پوری ہو جائے۔ چنانچہ سیرۃ المہدی جو مرزا کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم، اے نے اپنے باپ مرزا قادیانی کی سوانح حیات لکھی اس میں ان کے بقول ”حدیث“ لکھی ہے: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ جب آہتم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام (یعنی مرزا قادیانی) نے مجھ سے اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورت کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو۔ میاں عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورت یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورت تھی جیسے الم ترکیف۔ اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے گئے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے۔ اور فرمایا کہ یہ دانے کسی غیر آباد کنویں میں ڈالے جائیں گے، اور فرمایا کہ جب میں دانے کنویں میں پھینک دوں تو تم سب کو سرعت (جلدی) کے ساتھ منھ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہئے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنویں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منھ پھیر کر سرعت کے ساتھ واپس لوٹے اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی واپس چلے آئے اور کسی نے منھ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔“ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص: ۱۵۹/روایت ۱۶۰)

دیکھا آپ نے کیا گت بنی مرزا کی پیشین گوئی کی۔ ساری مرزائی امت گڑگڑائی وظیفے



پڑھے اور کیا کیا نہ کیا پھر بھی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی، واقعی جھوٹا تھا۔ خود مرزا کی بے قراری دیکھتے جب چند روز آتھم کے مرنے کی تاریخ میں رہ گئے تو اپنے مرید خاص رستم علی کی خدمت میں درخواست کر رہا ہے:

”مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“

عنایت نامہ مع کارڈ پہنچا، اب تو صرف چند روز پیشین گوئی میں رہ گئے ہیں دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان سے بچائے۔ شخص معلوم (آتھم) فیروز پور میں ہے اور تندرست و فربہ ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے ضعیف بندوں کو ابتلا سے بچا دے۔ آمین ثم آمین۔ باقی خیریت ہے مولوی صاحب کو بھی لکھیں کہ اس دعا میں شریک رہیں۔

والسلام

(خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۲/ اگست ۱۸۹۴ء)

آتھم کی پیشین گوئی کا آخری دن آگیا اور جماعت میں لوگوں کے چہرے پڑ مردہ ہیں اور دل سخت منقبض ہیں۔ بعض لوگ ناواقفی کے باعث مخالفین سے اس کی موت پر شرطیں لگا چکے ہیں۔ ہر طرف سے اداسی اور مایوسی کے آثار ظاہر ہیں، لوگ نمازوں میں چیخ چیخ کر رورہے ہیں کہ اے خداوند! ہمیں رسوا مت کر یو۔ غرض ایسا کہرام مچ رہا ہے کہ غیروں کے رنگ بھی فق ہو رہے ہیں۔

(سیرۃ مسیح موعود ص: ۷ شیخ یعقوب علی قادیانی)

آتھم کے مرنے کی میعاد کی آخری رات کا منظر ان کے بیٹے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود کی زبانی سنئے۔ جب لوگوں نے بشیر الدین محمود سے کہا کہ تمہاری دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتی ہیں؟ تو اس نے جواب میں لکھا کہ:

”آتھم کے متعلق پیشین گوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سب سے مخفی



(پوشیدہ) نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا سا بچہ تھا اور میری عمر کوئی ساڑھے پانچ برس کی تھی۔ مگر وہ نظارہ مجھے خوب یاد ہے کہ جب آتھم کی پیش گوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب و اضطراب کے ساتھ دعائیں کی گئیں، میں نے محرم کا ماتم بھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) ایک طرف دعائیں مشغول تھے۔ السخ یعنی انہوں نے (مرزا) نے اتنی تضرع (آہ و زاری) کے ساتھ دعائیں مانگیں مگر پھر بھی وہ قبولیت کا رتبہ حاصل نہ کر سکیں اور آتھم وقت پر نہیں مرا تو میرے اوپر کیا اعتراض؟ (اخبار الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء)

غور کیجئے کیا کسی نبی (علیہ السلام) کو جب خدا تعالیٰ کی جانب سے کسی چیز کے بارے میں حتمی طور پر اطلاع دی گئی ہو کہ اس طرح سے ہوگا تو کیا اس نبی (علیہ السلام) کو اپنے امتیوں سے وظیفہ پڑھوانے کی ضرورت پیش آئی یا خود اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے آہ و زاری کی نوبت آئی کہ یا اللہ جس چیز کے بارے میں بذریعہ وحی مجھے مطلع کیا گیا اس کو ضرور کر دیجئے۔ معلوم ہوا کہ مرزا کو اپنی وحی پر بالکل اعتماد نہ تھا بلکہ وہ اپنی وحی سے پریشان تھا اور نہ ساری رات بے چینی میں گزارنے کی کیا ضرورت پیش آتی؟۔

اب میں اس جگہ پر اپنے پیارے سچے نبی رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی چند پیشین گوئیاں نقل کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کافر کے قتل ہونے یا کسی صحابی کے شہید ہونے کے بارے میں فرمائی تھیں۔

حضرت عمر فاروقؓ کی روایت مسلم شریف میں اس طرح سے ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ان مرنے والے کفار کی جو اس جنگ میں مارے گئے مرنے کی جگہ ہم کو بتادی تھی اور یہ فرمایا تھا کہ فلاں منکر یہاں مارا جائے گا، انشاء اللہ۔ اور فلاں یہاں قتل ہوگا انشاء اللہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق



لے کر بھیجا ہے، بدر کے دن اسی طرح اسی جگہ پر ہر مرنے والا کا فرقت ہوا جس جگہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نشاندہی فرمائی تھی۔ اور مرنے والا اس جگہ سے سر موٹجا وز نہ کر سکا۔  
حضرت ابو قتادہؓ سے مسلم شریف میں روایت ہے:

”کہ غزوہ خندق کے دور میں ہم لوگ خندق کھودنے میں مشغول تھے حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ بھی خندق کھود رہے تھے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خندق کھودنے والوں کے پاس سے گزرے اور حضرت عمارؓ کے سر مبارک پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا: ”اے سمیہ کے بیٹے! تجھے باغیوں کا گروہ شہید کرے گا۔“ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عمارؓ شہید کر دئے گئے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حضرت سمیہؓ ہے، یہی وہی خاتون ہیں جن کو اسلام کے نام پر سب سے پہلے شہید کر دیا گیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے بخاری شریف میں روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ”غزوہ حنین میں ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جو اسلام کا مدعی تھا اس کا نام قرمان تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے۔ چنانچہ وہ شخص جنگ میں شریک ہوا اور کفار سے خوب مقابلہ کیا اور زخموں سے چور ہوا۔ صحابہ کرام کو بڑا تعجب ہوا کہ اس شخص کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی ہے حالانکہ یہ بڑی بے دردی سے لڑ رہا ہے، آخر کار وہ شخص زخموں کی تاب نہ لا سکا اور اس نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر خودکشی کر لی۔ یہ منظر دیکھ کر کچھ صحابہ کرام دوڑے ہوئے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی پیشین گوئی حق ثابت ہوئی۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر! اشہد انی عبد اللہ ورسولہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ فرماتے ہیں کہ یہ شخص منافق تھا بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔



حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ”اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی (بد بخت) کون ہے؟ اور اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے معلوم نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی حضرت صالح علیہ السلام کی قوم میں قد ار ابن سالف تھا جس نے اللہ تعالیٰ کی اونٹنی کی کوچیں کاٹی تھیں (اور اس کو مار ڈالا) اور اس امت میں سب سے زیادہ شقی وہ شخص ہے جو تمہارے سر پر تلوار مارے گا یہاں تک کہ تمہاری داڑھی تمہارے خون سے سرخ ہو جاوے گی اور تم اس تلوار کے زخم سے شہید ہو جاؤ گے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی لفظ بہ لفظ صحیح ثابت ہوئی۔ بد بخت ابن ملجم نے آپ کے سر مبارک پر تلوار ماری آپ کی داڑھی مبارک خون سے رنگین ہوئی اور آپ شہید ہوئے۔

بخاری شریف میں حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ جبل احد (احد پہاڑ) پر چڑھے آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ وہ پہاڑ (خوشی میں) ہلنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پائے مبارک مارا اور فرمایا اے احد ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ یعنی نبی تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور صدیق حضرت ابوبکرؓ اور دو شہید حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ ہیں۔ چنانچہ جیسا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ حضرت عمرؓ ابولولو مجوسی کے ہاتھ شہید ہوئے اور حضرت عثمانؓ بلوایوں کے ہاتھ شہید ہوئے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک لمبی روایت ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی پیشین گوئی فرمائی۔ اور یہ تمام حضرات رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے اپنے وقت پر شہید ہو گئے اور آپ کا فرمان حق ثابت ہوا۔



بخاری شریف میں روایت ہے کہ ۸ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موتہ کی طرف تین ہزار کا لشکر روانہ فرمایا۔ حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر ابن ابی طالب امیر لشکر ہونگے اور اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ ابن ابی رواحہ سردار لشکر ہونگے، اگر عبد اللہ بھی شہید ہوں تو مسلمان جس کو چاہیں اپنا امیر بنالیں۔

غور فرمائیے! کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مصلحت سے صاف ارشاد نہ فرمایا کہ یہ لوگ شہید ہو جائیں گے بلکہ فرمایا اگر زید بن حارثہ شہید ہو جائیں تو جعفر کو امیر لشکر بنانا، جعفر بھی اگر شہید ہو جائیں تو عبد اللہ کو امیر بنانا۔ سمجھنے والے سمجھ گئے کہ یہ ان تینوں حضرات کے شہید ہونے کی پیشین گوئی ہے۔ نتیجہ وہی ہوا جو اس صادق المصدق خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلا تھا، بالکل اسی ترتیب سے ان تینوں حضرات نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اس کے بعد مسلمانوں نے باہم مشورہ کر کے باتفاق رائے سیف من سیوف اللہ (اللہ تعالیٰ کی تلوار) حضرت خالد ابن ولید کو اپنا امیر مقرر کر لیا اور فتح نصیب ہوئی۔

مجھے یہاں اس سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری پیشین گوئیاں جمع کرنا مقصود نہیں بلکہ بطور نمونہ صرف یہ دکھانا ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی اور سچے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں میں آسمان و زمین بلکہ اس سے زیادہ نمایاں فرق ہے، ورنہ اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کرامؑ اور دوسرے صحابہ کرامؓ اور بعض کفار کے بارے میں بھی پیشین گوئیاں فرمائی ہیں جو ہو بہو اسی طرح سے پوری ہوئیں جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

آئیے پھر مرزا کی طرف لوٹتے ہیں۔ بات آتھم کی پیشین گوئی سے متعلق تھی، جب آتھم مقررہ تاریخ کی شام تک نہیں مرا تو بہت سے مرزائی جو اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کے منتظر تھے



مرزائیت سے تائب ہو کر پھر سے مسلمان بن گئے، پیشین گوئی پوری نہ ہونے کے سبب انہوں نے مرزا کو جھوٹا یقین کر لیا۔ مرزا نے جب دیکھا کہ لوگ ان کی جماعت سے نکلنا شروع ہو گئے ہیں تو اسے خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں ساری کی ساری جماعت ہی اسے چھوڑ کر نہ چلی جائے، ان کے جاتے جاتے اپنے خاص لوگوں کو مرزائیت پر برقرار رکھنے کیلئے اس نے ایک اور شوشہ چھوڑا، وہ یہ کہ آتھم نے دل ہی دل میں عیسائیت سے توبہ کی تھی اس لئے نہیں مرا۔

سوال یہ ہے کہ توبہ اگر کی تھی تو کب؟ نہ آتھم ہی نے اس بات کو ظاہر کیا تھا اور نہ ہی مرزا نے اپنے لوگوں کو جماعت سے نکلنے سے پہلے اس کی اطلاع دی، بلکہ مرزا تو اپنے دوستوں کے سمیت آخری رات تک دعائیں کراتا رہا، چنے پڑھواتا رہا۔ مفت میں لوگوں کو بلکہ خود اپنی ذات کو بھی تکلیف میں آخری رات تک مبتلا رکھنا کیا معنی رکھتا ہے؟ اس کی ضرورت کیا تھی؟

بہر کیف، آتھم کو بھی دیکھئے جب اسے معلوم ہوا کہ مرزا نے لکھا ہے کہ آتھم نے عیسائیت سے توبہ کی ہے تو اس کے جواب میں آتھم نے خط لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے:

”میں خدا کے فضل سے تندرست ہوں۔ مرزا کہتا ہے کہ آتھم نے اپنے دل میں چونکہ اسلام قبول کر لیا اس لئے نہیں مرا، خیر مرزا کو اختیار ہے جو چاہے سوتا ویل کرے، کون کس کو روک سکتا ہے۔ میں دل سے اور ظاہر پہلے بھی عیسائی تھا اور اب بھی عیسائی ہوں اور خدا کا شکر کرتا ہوں۔“

آتھم خود کہتا ہے کہ میں مسلمان نہیں ہوا عیسائی ہوں اور اس پر خدا کا شکر بھی کرتا ہوں، لیکن واہ رے مرزا، تو اس کو زبردستی مسلمان مان رہا ہے۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔

**مرزا کی اپنے بارے میں جھوٹی پیشین گوئی:**

مرزا قادیانی نے اپنی موت سے متعلق یہ پیشین گوئی کی کہ:

”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں“ (البشری ص: ۱۵۵ بحوالہ تذکرہ ص: ۵۹۱)



معلوم نہیں مرزائی اس پیشنگوئی کی کیا تاویل کریں گے، مکہ معظمہ یا مدینہ پاک میں کیا مرتاد وہاں کی زیارت سے بھی محروم ہی رہا۔ ملاحظہ فرمائیں سیرت المہدی (حصہ سوم ص: ۱۱۹)

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے حج نہیں کیا اور نہ اعتکاف کیا اور زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی۔“ (سیرت المہدی حصہ سوم)

ذرا انصاف فرمائیے، کائنات میں کوئی نبی ایسا بھی آیا ہے جس نے حج نہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر کی زیارت نہ کی ہو، اگر مرزا اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز کہتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کاملہ کا مدعی تھا تو حج کیوں نہ کیا؟ کیا رکاوٹ پیش آئی؟ جب کہ مال و دولت کے انبار اس کے پاس موجود تھے۔ ورنہ آج مرزائی امت یہ کہہ دیتی کہ ہمارے نبی پر حج فرض ہی نہ ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں نے پائی پائی جمع کر کے اتنی مقدار جمع کر لی جس سے بیت اللہ شریف اور دیار محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہو سکے۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی تھی انہوں نے فریضہ حج کے علاوہ کئی کئی بار حاضری کی سعادت حاصل کر لی۔

مرزا کو ان وعیدوں کی بھی کوئی پروا نہ ہوئی جو مالی وسعت کے باوجود حج نہ کرنے پر وارد ہوئی ہیں۔ مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت صاحب کو دشمنوں کا ڈر تھا اس لئے حج نہیں کیا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اعتکاف میں کیا ڈر تھا اعتکاف کیوں نہ کیا؟ زکوٰۃ دینے میں کیا ڈر تھا؟ زکوٰۃ کیوں نہ دی؟ وہ کیسا نبی ہوگا جس کو مخلوق کا ڈر ہو۔

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو ظاہری حاجت نے یا ظالم بادشاہ نے یا خطرناک مرض نے حج سے نہ روک رکھا ہو اور حج کے بغیر مر جائے تو اسے اختیار ہے کہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ (مشکوٰۃ شریف)

لیکن یہ وعید اس مسلمان کو بے چین کر سکتی ہے جس کا یہ عقیدہ ہو کہ مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفاً



و عظمت کے علاوہ دنیا کی کسی جگہ میں بھی حج نہیں ہو سکتا اور مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و کرامتہ جو ہمارے سردار حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن اور آرام گاہ ہے، اور تمام مسلمانوں کا روحانی مرکز اور محور ہے (آں خنک شہرے کہ آنجا دلبر است) پوری کائنات میں سب سے زیادہ محترم اور مقدس سرزمین مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ ہیں۔ یہی ہر مسلمان کے دل کی آواز اور زبان کے بول ہیں۔

مرزا قادیانی کے دل میں سرزمین مکہ اور مدینہ طیبہ کی عظمت تو تھی نہیں اپنے ماننے والوں کے دلوں سے بھی حرم مقدس کی عظمت کو ختم کر دیا۔ چنانچہ وہ خود لکھتا ہے:

”لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان) میں نفلی حج سے زیادہ ثواب ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔“ (کمالات اسلام، روحانی خزائن ج: ۵، ص: ۳۵۳)

”کیا ہی بد قسمت ہے وہ شخص جو قادیان میں احمدیت کے حج اکبر میں اس تمتع سے محروم رہے۔“ (اخبار الفضل، ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲)

ان کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے ایک قدم آگے بڑھ کر اپنے سالانہ جلسہ جو ۱۹۱۴ء میں ہوا یہ کہا کہ ”آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔“ (قادیانی مذہب ص: ۳۵۵)

گویا اب مرزائیوں کے یہاں قادیان کی بستی میدان عرفات اور بیت اللہ شریف کے برابر ہے اور ان کا جلسہ حج سے کم نہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی منحوس بستی قادیان کے بارے میں یہ شعر کہا ہے:

خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے	وہ نعمت کوئی باقی جو کم ہے
زمین قادیان اب محترم ہے	ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درمیں ص: ۵۲)



انتہائی نہیں بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ زادہما اللہ شرفا و عظمتہ کی توہین بھی کر دی:

چنانچہ ان کا بیٹا بشیر الدین اپنے باپ مرزا قادیانی کا مقولہ نقل کر رہا ہے:

”حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا؟ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟“۔

مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ خاتم بدہن اب وہاں کچھ نہیں ہے جو کچھ تھا سب سوکھ کر ختم ہوا۔ تازہ دودھ اب قادیان میں ہے۔ اب تمام مسلمانوں کو مکہ اور مدینہ کا تصور اور خیال اپنے دل سے نکال دینا چاہئے کیونکہ اب قادیان کی بستی ہی سب کچھ ہے۔

بلکہ اب نئی وحی بلکہ تازہ وحی میں قرآن پاک کے اندر قادیان کا نام صراحتہ نازل ہو چکا۔ چنانچہ مرزا کا کشف ملاحظہ ہو:

”اس روز کشفی طور پر میں (مرزا) نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا أنزلناه قریباً من القادیان“ (بے شک ہم نے اس قرآن کو قادیان کے قریب نازل کیا) تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“



(ازالہ اوہام روحانی خزائن ج: ۳، ص: ۱۴۰، از مرزا قادیانی)

دیکھا آپ نے بہروپی کا سفید جھوٹ۔ لوگوں کو کتنا احمق بنا رہا ہے۔ ڈاکٹر اسماعیل کا حوالہ پھر دیکھ لیجئے:

”کہ مسیح موعود نے حج نہیں کیا اور نہ اعتکاف کیا اور زکوٰۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی“  
حج کا حال تو آپ نے سن لیا، زکوٰۃ بھی نہیں دی۔ مرزائیوں کے مسیح موعود زکوٰۃ بھی نہیں دیتے تھے۔ یہ ہے دعویٰ متابعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے مریدوں کو وصیت کی کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ قادیان پہنچا دو۔ چنانچہ اس پر آج تک برابر عمل ہو رہا ہے۔ قادیانی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ قادیان پہنچا دیتے ہیں۔ زکوٰۃ غرباء کے بدلے مرزا کے خاندان کا حصہ بن گیا۔ اور وہ مزے سے عیش کر رہے ہیں، لہذا مرزا خود زکوٰۃ کیوں دیتا؟  
بات بہت دور چلی گئی مرزا نے اپنے مرنے کی پیشینگوئی کی تھی کہ ”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں“ آدمی ایک جگہ مرتا ہے دو جگہ کیسے مرے گا؟ یہ پیشین گوئی بھی گول مول تھی۔  
خیر دیکھئے اس پیشین گوئی کا کیا حشر ہوا۔ کاش مرزائی کچھ غور کرتے۔

مرزا ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو بمقام لاہور بعد عشاء قے اور دست میں مبتلا ہو گیا، دوسرے روز ۲۶ مئی دن کے دس بجے اسی دستوں کی بیماری میں بیت الخلاء میں مر گیا اور اس کی لاش قادیان لائی گئی، حکیم نور الدین نے نماز جنازہ پڑھائی، اور قادیان میں دفن کیا گیا۔  
یہ تو جگہ کے بارے میں پیشینگوئی تھی کہ مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ اب اپنی عمر کے بارے میں پیشین گوئی ملاحظہ فرمائیں:

”خدا تعالیٰ نے مجھے صریح (واضح) لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی (۸۰) برس کی ہوگی، اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم“



اندازہ لگائیے کیا گول مول وجہی ہے، گویا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ نے بھی ابھی اس کی عمر کا پورا فیصلہ نہیں فرمایا تھا اس لئے اسی سال ہوگی یا پانچ چھ سال کم یا پانچ چھ سال زیادہ۔  
چلئے جناب گول مول ہی صحیح اسے ہی لئے چلتے ہیں۔ اسی سال سے پانچ یا چھ کم کریں تو عمر بنتی ہے چھتر سال یا پچتر سال، اگر اسی سال کے اوپر مانتے ہیں تو پچاسی سال یا چھیاسی سال بنتی ہے۔ اب آپ خود حساب لگائیے کیونکہ مرزا اپنی پیدائش کا حال خود بیان کر رہا ہے:  
”میری ذاتی سوانح حیات یہ ہے کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا“  
(کتاب البریہ در روحانی خزائن ج: ۱۳، ص: ۱۷۷) اس حساب سے مرزا کی کل عمر ۶۸ یا ۶۹ سال ہوتی ہے۔

مرزا کی اس اچانک موت سے پوری مرزائی امت میں زبردست کھلبلی مچ گئی کہ پیشین گوئی جھوٹ ثابت ہوئی ہے۔ کیا کریں۔ مرزائیوں کے ذمہ دار اپنی عوام کو مطمئن کرنے کیلئے حیلے بہانے تراشنے لگے، اور مرزا کی تاریخ پیدائش میں کانٹ چھانٹ کرنے لگے پھر بھی کسی طرح پیشین گوئی سے مطلوبہ عمر ثابت نہ ہو سکی۔

آئیے اب اللہ تعالیٰ کے محبوب انبیاء علیہم السلام کے سردار، بچوں کے امام رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ذات اقدس کے بارے میں پیشین گوئی سماعت فرمائیے:  
حجۃ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں جبل رحمت کے قریب ایک طویل وعظ فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! جو میں کہتا ہوں وہ سنو غالباً آئندہ سال تم لوگوں سے ملنا نہ ہوگا“ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ ارشاد فرمایا۔ حجۃ الوداع سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے، اور بارہ ربیع الاول کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے پاس تشریف اشرف لے



گئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

دیکھا آپ نے جو فرمایا تھا وہی ہوا آئندہ سال حج سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا چکے تھے۔ کیا نسبت ہے مرزا قادیانی کی گول مول جھوٹی پیشین گوئی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے ساتھ؟ چہ نسبت خاک رابا عالم پاک

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ ابن جبلؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا۔ یمن کے دو ڈویژن تھے، ایک حصہ پر حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو بھیجا اور دوسرے پر حضرت معاذؓ کو۔ حضرت معاذ ابن جبلؓ کو جب روانہ فرمایا تو دور تک ساتھ تشریف لے گئے، حضرت معاذؓ کو اونٹ پر سوار کرایا خود سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم پیدل چل رہے تھے۔ اس وقت حضرت معاذ ابن جبلؓ کے دل پر کیا گزر رہی ہوگی؟ لیکن حکم تھا کہ تم سوار ہو جاؤ۔ بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت فرما رہے تھے کہ اس اس طرح سے کام کرنا۔ جب نصیحتیں پوری ہو چکیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت معاذؓ سے فرمایا: اے معاذ! جب تم یمن سے واپس آؤ گے تو شاید تمہارا گزر میری قبر پر ہو۔ یہ سن کر حضرت معاذؓ کے آنسو جاری ہو گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! دیکھو میرے دوست، میرے محبوب وہ ہیں جو تقویٰ اختیار کریں، اُین کانوا من کانوا۔ کوئی ہو کہیں بھی ہو۔

جب حضرت معاذؓ یمن سے واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے جا چکے تھے، حضرت معاذؓ نے قبر اطہر کی زیارت کی۔

یہ ہے سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیشین گوئی۔ وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے باتیں نہیں بناتے تھے بلکہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا ہوا ہوتا ہے)



مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق مرزا کا ”آخری فیصلہ:

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مرزا قادیانی کا اپنی تحریروں اور تقریروں میں زبردست رد کیا ہے۔ اس کے لغو اور جھوٹے الہامات، جھوٹی پیشینگوئیوں کی دھجیاں اڑا کے رکھ دی ہیں۔ انہوں نے اپنے زمانے میں مرزا کا ناطقہ بند کر رکھا تھا۔ مرزا نے تنگ آ کر مولانا امرتسری کے بارے میں ایک اشتہار ”آخری فیصلہ“ کے نام سے شائع کر دیا۔ جس کا متن حسب ذیل ہے:

”بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

السلام علی من اتبع الهدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچے میں مردود، کذاب، دجال اور مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں..... میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا..... اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں، جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا..... اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا تعالیٰ کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچے میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔“

(الراقم..... مرزا غلام احمد..... ۱۵/۱۱/۱۹۰۷ء) (مجموعہ اشتہارات ج: ۳، ص: ۵۷۹)



**خدائی فیصلہ:**

مرزا قادیانی نے مولانا کے اوپر عذاب نازل ہونے کیلئے پوری دلسوزی کے ساتھ دعائیں کیں، وظائف پڑھوائے، بکرے ذبح کرائے کہ مولانا امرتسری کے اوپر میری زندگی میں عبرت ناک آسمانی سزا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حق ہی فیصلہ فرماتے ہیں، چنانچہ جھوٹے پر عذاب نازل ہوا اور سچا بچ گیا۔

اس اشتہار اور دعا کی اشاعت کے ٹھیک ایک سال ایک ماہ اور گیارہ دن بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ جس کا ذکر بیماری کی حالت میں مرزا نے خود اپنے خسر سے کیا۔ ”میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔“ مولانا امرتسری مرزا کے مرنے کے تقریباً چالیس سال بعد تک بقید حیات رہے۔ اور مرزا کے کذاب ہونے کا اعلان کرتے رہے۔

مرزا نبی تو کیا ہوتا (جب کہ نبوت کا دروازہ ہی بند ہے) اگر کوئی بزرگ ہی ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی لایح ضرور رکھتا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کچھ بندے ظاہری طور پر خستہ حال، پراگندہ بال ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ کسی بات پر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کی قسم کو پورا فرمائے گا۔

”قال النبی ﷺ رب أشعث مدفوع بالأبواب لو أقسم على الله لأبره۔ رواہ مسلم۔“

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو پراگندہ بال غبار آلود نظر آتے ہیں جن کو دروازوں سے دھکیل دیا جاتا ہے اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں یقیناً اللہ ان کی قسم کو پورا کرے گا۔



## پیر منظور کے لڑکے کی پیشین گوئی:

پیر منظور محمد مرزا کا خاص مرید تھا۔ مرزا کو معلوم ہوا کہ پیر منظور کی بیوی حاملہ ہے تو اس نے جھٹ سے ایک پیشین گوئی کر دی کہ اس کے ہاں لڑکا ہوگا۔ پیشین گوئی حسب ذیل ہے:

”پہلے یہ وحی الہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے۔ اور اس کیلئے یہ نشان دیا گیا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کیلئے ایک نشان ہوگا۔ اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا۔“ (حقیقۃ الوحی حاشیہ در روحانی خزائن ج: ۲۲، ص: ۱۰۳)

زلزلہ کے بارے میں مرزا نے جو پیشین گوئی کی تھی اس کو آگے درج کیا جائے گا یہاں لڑکے کی پیشین گوئی کا حال سن لیجئے۔

”مرزا نے پیر منظور کی بیوی سے لڑکا پیدا ہونے کی پیشین گوئی کی تھی اور خود ہی یہ بھی تجویز کیا تھا کہ بشیر الدولہ نام رکھا جائے۔ خدا کی شان دیکھئے کہ پیر منظور کے یہاں لڑکے کے بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔ مخالفین نے شور مچایا کہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی، پیر منظور بھی پریشان ہوا اور شک و شبہ میں گرفتار ہوا اور لوگوں نے بزعم ان کے مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ لڑکا پیدا نہ ہوا یہ کیا ماجرا ہے؟ تو اس نے جواب دیا: میرا مطلب اس حمل سے لڑکا پیدا ہونا مراد نہ تھا بلکہ آئندہ لڑکا پیدا ہوگا۔“ گویا یہ دوسری پیشین گوئی ہوئی۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ عورت ہی مر گئی۔ اور اس طرح سے یہ پیشین گوئی بھی جھوٹی نکلی اور زلزلہ بھی نہ آیا۔

## اپنی بیوی کے بارے میں پیشین گوئی:

۱۹۰۳ء میں مرزا کی بیوی حاملہ تھی۔ مرزا کے اس سے پہلے چار بیٹے پیدا ہو چکے تھے اور



چند لڑکیاں بھی۔ اس مرتبہ مرزا نے پیشین گوئی کہ اب میرا پانچواں لڑکا آ رہا ہے۔ یہ بشارت مجھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بذریعہ وحی مجھے دی ہے۔ وحی کے الفاظ درج ذیل ہیں:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ أَرْبَعَةَ مِنَ الْبَنِينَ وَبَشَّرَنِي بِخَامِسٍ“ (مواہب الرحمن ص: ۳۶۰)

تمام تعریفیں اس ذات کو ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں چار لڑکے عنایت فرمائے اور پانچویں لڑکے کی مجھ کو بشارت دی۔

ذرا انصاف سے بتا دیجئے کہ کتنی صریح اور واضح عبارت میں وحی الہی نازل ہوئی ہے اور اس میں شک و شبہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ پہلے تو چار بیٹوں کے دئے جانے پر خداوند قدوس کی حمد و ثنا ہے اور پھر پانچویں بیٹے کی بشارت ہے۔ اور حمد و ثنا کے الفاظ بعینہ وہی ہیں جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمائے تھے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ۔ (تمام حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کیلئے سزاوار ہے جس نے مجھ کو بڑھاپے میں اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام ”دو بیٹے“ دئے)۔ (سورۃ ابراہیم)

مرزا قادیانی نے بھی اپنی وحی کا اظہار انہی الفاظ مقدسہ میں کیا ہے۔ حقیقت میں یہ قرآن کریم کی چوری ہے۔ مرزا کی عادت ہے جس کو آپ جگہ جگہ دیکھیں گے کہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے الگ الگ حصوں کو جوڑ کر الہامی عبارت بنادیتا ہے۔ یہاں بھی ایسا ہی کیا ہے۔ خیر جو بھی کیا کیا۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ مرزا کے اوپر وحی کے اندر دی گئی بشارت کا کیا حشر ہوا۔

”۲۸ جنوری ۱۹۰۳ء کو مرزا کے یہاں بجائے لڑکے کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو چند

مہینے زندہ رہ کر وفات پا گئی۔“ (اخبار الحکم قادیان)

اس کی تفصیل سیرۃ الہدیٰ میں اس طرح بیان کی گئی ہے:



”جب شروع ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود نے خدائی حکم کے ماتحت ہوشیار پور جا کر وہاں چالیس دن تک خلوت کی اور ذکر خدا میں مشغول رہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو ایک عظیم الشان بیٹے کی بشارت دی جس نے اپنے مسیحی نفس سے مصلح عام بن کر چاروں کونوں میں شہرت پائی تھی۔ یہ الہام اس قدر جلال اور شان و شوکت کے ساتھ ہوا کہ جب حضور نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اس کا اعلان فرمایا تو اس کی وجہ سے ملک میں ایک شور برپا ہو گیا اور لوگ نہایت شوق کے ساتھ اس پر موعود کی راہ دیکھنے لگے اور سب نے اپنے اپنے خیال کے مطابق اس پر موعود کے متعلق امیدیں جمالیں بعض نے اس پر موعود کو مہدی معبود سمجھا جس کا اسلام میں وعدہ دیا گیا تھا۔ اور جس نے دنیا میں مبعوث ہو کر اسلام کے دشمنوں کو ناپید اور مسلمانوں کو ہر میدان میں غالب کرنا تھا۔ بعض نے اور اسی قسم کی امیدیں قائم کیں اور بعض تماشائی کے طور پر پیش گوئی کے جلال اور شان و شوکت کو دیکھ کر ہی حیرت میں پڑ گئے تھے اور بغیر کوئی امید قائم کئے اس انتظار میں تھے کہ دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ غیر مذاہب والوں کو بھی اس خبر نے چونکا دیا تھا۔

غرض اس وحی الہی کی اشاعت رجوع عام کا باعث ہوئی۔ ان دنوں حضور کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بھی ایمان کے رستے میں ابتلا رکھے ہیں۔ سو قدرت خدا کہ چند ماہ بعد یعنی مئی ۱۸۸۶ء میں بچہ پیدا ہوا تو وہ لڑکی تھی۔ اس پر خوش اعتقادوں میں مایوسی اور بد اعتقادوں اور دشمنوں میں ہنسی اور استہزاء کی ایک ایسی لہر اٹھی کہ جس نے ملک میں ایک زلزلہ پیدا کر دیا۔ اس وقت تک بیعت کا سلسلہ تو تھا ہی نہیں کہ مریدین الگ نظر آتے۔ پس عام لوگوں میں چہ میگوئی ہو رہی تھی کہ یہ کیا ہوا۔ کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ۔ حضور نے بذریعہ اشتہار اور خطوط اعلان فرمایا کہ وحی الہی میں یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ اس وقت جو بچہ کی امیدواری ہے تو یہی وہ پر موعود ہوگا۔ اور اس طرح لوگوں کو تسلی کی کوشش کی۔ چنانچہ اس پر اکثر لوگ سنبھل گئے اور پیش گوئی کے ظہور کے منتظر رہے۔



کچھ عرصے بعد یعنی اگست ۱۸۸۷ء میں حضرت کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ اس لڑکے کی پیدائش پر بڑی خوش منائی گئی اور کئی لوگ جو متزلزل تھے پھر سنبھل گئے اور لوگوں نے سمجھا کہ یہی وہ موعود لڑکا ہے۔ اور خود حضرت صاحب کو بھی یہی خیال تھا۔ گو آپ نے اس کے متعلق کبھی قطعی یقین ظاہر نہیں کیا۔ مگر یہ ضرور فرماتے رہے کہ قرآن سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہی وہ لڑکا ہے۔ واللہ اعلم۔

غرض بشیر اول کی پیدائش رجوع عام کا باعث ہوئی۔ مگر قدرت خدا کہ ایک سال کے بعد یہ لڑکا اچانک فوت ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا ملک میں ایک طوفان عظیم برپا ہوا اور سخت زلزلہ آیا۔ حتیٰ کہ میاں عبد اللہ صاحب سنوری کا خیال ہے کہ ایسا زلزلہ عامۃ الناس کے لئے نہ اس سے قبل کبھی آیا تھا اور نہ اس کے بعد آیا..... بہر حال یہ یقینی بات ہے کہ اس واقعہ پر ملک میں ایک سخت شورا اٹھا اور کئی خوش اعتقادوں کو ایسا دھکا لگا کہ وہ پھر نہ سنبھل سکے۔

حضرت صاحب نے لوگوں کو سنبھالنے کیلئے اشتہاروں اور خطوط کی بھرمار کر دی اور لوگوں کو سمجھایا کہ میں نے کبھی یہ یقین ظاہر نہیں کیا تھا کہ یہی وہ لڑکا ہے۔ ہاں یہ میں نے کہا تھا کہ چوں کہ خاص اس لڑکے کے متعلق بھی مجھے بہت سے الہام ہوئے ہیں جن میں اس کی ذات کی بڑی ذاتی فضیلت بتائی گئی تھی۔ اس لئے میرا یہ خیال تھا کہ شاید یہی وہ موعود لڑکا ہوگا۔ مگر خدا کی وحی میں جو اس معاملہ میں اتباع کے قابل ہے ہرگز کوئی تعین نہیں کی گئی تھی۔ غرض لوگوں کو بہت سنبھالا گیا۔ چنانچہ بعض لوگ سنبھل گئے۔ لیکن اکثروں پر مایوسی کا عالم تھا۔ اور مخالفین میں پر لے درجے کا استہزاء کا جوش تھا اس کے بعد پھر عامۃ الناس میں پسر موعود کی آمد آمد کا شد و مد سے انتظار نہیں ہوا جو اس سے قبل تھا۔“

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص: ۸۷ روایت نمبر ۱۱۶، از بشیر احمد قادیانی)

حقیقت کھل گئی اور پھر وہ پسر موعود آیا بھی نہیں البتہ تاویلات کا سلسلہ آخر تک جاری رہا۔



اب آپ ہی فیصلہ کر دیجئے کہ مرزا کو کیا کہا جائے؟ کیا ایسے شخص کو نبی مرسل، مسیح موعود، مہدی زمان، نبی علیہ السلام کا ظل اور بروز، ولی کامل، متقی و پرہیزگار اور صادق الامین کہا جائے؟ یا کذاب، مفتری، دجال، دھوکے باز، فریبی، نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا، یا مایخو لیا کا مریض؟۔

مرزا خود لکھتا ہے کہ: غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بد ذات آدمیوں کا کام ہے۔ (آریہ دھرم ص: ۱۳۔ روحانی خزائن ج: ۱۷۔ ص: ۵۶)۔  
دوسری جگہ لکھتا ہے: ”جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔“ (تحفہ گولڈویہ ص: ۲۰۔ روحانی خزائن ج: ۱۷۔ ص: ۵۶)

ایک اور جگہ لکھتا ہے: ”جو محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کیلئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی۔ اور یہ الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اسکمیں جھوٹ ملاتا ہے، وہ اس نجاست کے کپڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔“ (روحانی خزائن ج: ۱۷۔ ص: ۵۶)

لیجئے جناب! مرزا نے خود فیصلہ سنا دیا کہ جھوٹ بولنے والا، جھوٹے الہام کا دعویٰ کرنے والا اور جھوٹا خواب بیان کرنے والا کیسا ہے؟ نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔ یہی حال خود مرزا کے ساتھ ہوا۔

### عظیم الشان فرزند کی پیشینگوئی:

”پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ و علامہ عزوجل۔ خدائے رحیم و کریم و بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ (جل شانہ و عز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا..... سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے سو تجھے بشارت ہو ایک وجیہ اور ایک پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام



عمموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ جس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسکین نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دل بند گرامی ارجمند مظہر الاول والاخر مظہر الحق والاعلا کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امرامقضیاً۔

الراقم خاکسار غلام احمد مؤلف براہین احمدیہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

(تبلیغ رسالت ج: اول ص ۵۸۔ مؤلفہ، میر قاسم علی صاحب قادیانی، مجموعہ

اشتہارات ج: اص ۱۰۰-۱۰۲)

اب آپ اسی قسم کی پیشین گوئی اپنے سچے اور پیارے نبی آقائے نامدار تاجدار دو جہاں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ مکی ومدنی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین کی سماعت فرمائیے اور اپنے ایمان کو تازہ اور مضبوط بنائیے۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک مرتبہ ایسا خواب دیکھا جس سے میں سخت پریشان ہوئی۔ میں نے خواب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی



اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے ایک ٹکڑا کٹ کر میری گود میں رکھا گیا۔ میں نے یہ خواب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اپنی پریشانی کا اظہار بھی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ام الفضل گھبرانے کی بات نہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں لڑکا تولد ہوگا اور وہ تمہاری گود میں پرورش پائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ اور میری گود میں رہے۔ ایک دن میں حضرت حسینؑ کو گود میں لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے حضرت حسینؑ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا اور میں کسی اور طرف متوجہ ہوئی۔ اچانک پھر میری نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر پڑی تو دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چشم مبارک سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے رونے کا سبب دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ میرے اس بیٹے کو میری امت شہید کرے گی۔ میں نے تعجب سے عرض کیا کہ اس حسینؑ کو آپ کی امت شہید کرے گی؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ جبریل نے مجھے سرخ رنگ کی مٹی بھی لا کر دکھادی۔ (رواہ البیہقی)

اس حدیث پاک میں ایک کے بجائے دو پیشینگوئیاں ہیں اور دونوں صحیح ثابت ہوئیں جیسا کہ ساری دنیا اس سے باخبر ہے۔

چلتے چلتے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی بھی ایک پیشینگوئی سن لیجئے۔ اگرچہ مجھے یہاں صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرامؓ کی پیشین گوئیاں بیان نہیں کرنی ہیں جو ان حضرات کو بذریعہ الہام منجانب اللہ بتادی گئیں۔ اور ان حضرات نے ان کو ظاہر فرمایا اور وہ سچی ثابت ہوئیں۔ جیسا کہ آخر میں بیان ہوگی جو حضرت نے سینکڑوں برس پہلے بیان فرمائی تھی۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنی اہلیہ محترمہ بنت خاربہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت ام کلثومؓ بنت صدیق اکبرؓ پیدا ہوئیں۔ (انجام الحاجہ شرح ابن ماجہ)



یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے الہام خداوندی سے پیشین گوئی فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اس پیشین گوئی کو سچ ثابت کر دیا۔

### خوفناک قادیانی زلزلہ:

۱۹۰۵ء میں مرزا نے خوفناک زلزلہ کی پیشین گوئی کی اس کیلئے بہت سے اشتہار شائع کئے جس کی وجہ سے بہت سے سیدھے سادے لوگ خوفزدہ ہو گئے۔ پیشین گوئی اس طرح سے ہے:

”مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنے والا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اس خبر کے سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا..... مجھے اب تک قطعی طور پر یہ معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے درحقیقت ظاہری زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلے کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے بہر حال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط کرنا ضروری سمجھ کر میں اب تک خیموں سے باہر جنگل میں گزارہ کرتا ہوں اور خیموں کے خریدنے اور عمارتوں کے بنانے میں ایک ہزار روپے کے قریب ہمارا خرچ بھی ہو چکا ہے۔ اور اس قدر خرچ کون اٹھا سکتا ہے؟ بجز اس کے جو سچے دل سے آنے والے حادثہ پر یقین رکھتا ہو۔

(اشتہار ۱۱ مئی ۱۹۰۵ء مجموعہ اشتہارات ص ۵۳۸)

### ایک اور اشتہار:

”آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیشین گوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیشین گوئی نہیں۔ اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہیں ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۳۵)

پیشین گوئی کے الفاظ پر ایک بار پھر نظر دوڑائیے۔ مجھے خدا کی طرف سے خبر ملی کہ ایک



زلزلہ اور آنے والا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا، اس خبر کے سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا۔ میں اب تک خیموں میں باہر جنگل میں گزارہ کرتا ہوں اور خیموں کے خریدنے اور عمارتوں کے بنانے میں ایک ہزار روپیہ کے قریب ہمارا خرچ بھی ہو چکا ہے۔

مرزا نے احتیاطی تدابیر بھی شروع کی کہ لوگ خیموں میں رہیں تاکہ زلزلہ سے مکانات کے نیچے دب نہ جائیں۔ زلزلہ معمولی نہیں قیامت کا نمونہ ہے۔ مرزا اور اس کے ماننے والوں کو اس قیامت خیز زلزلہ کا آخری عمر تک انتظار رہا مگر زلزلہ نہ آیا۔ ہلکے ہلکے جھٹکے تو کبھی کبھار آتے رہتے ہیں، مرزا کی زندگی میں دو تین جھٹکے آئے بھی لیکن مرزا نے ان کے بارے میں خود لکھا کہ ”یہ اس زلزلہ میں داخل نہیں کیونکہ بہت ہی ہلکے جھٹکے ہیں“۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۹۳)

غرض یہ کہ مرزا کی زندگی میں قیامت خیز زلزلہ آیا ہی نہیں۔ چنانچہ وہ خیمے جو لگائے تھے بادل ناخواستہ اٹھائے گئے۔ اس طرح سے مرزا کی یہ پیشین گوئی سفید جھوٹ ثابت ہوئی۔

اس کے بالمقابل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجیب و غریب ایک آگ کی پیشین گوئی فرمائی اور وہ بعینہ پوری ہوئی۔ اگرچہ قرب قیامت میں زلزلوں کی پیشین گوئیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہیں وہ برابر ظہور پذیر ہو رہی ہیں اور آئندہ ہوں گی۔

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے حجاز سے اتنی تیز ایک آگ نکلے گی کہ ملک شام سے شہر بھری کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔ (یعنی اتنی بڑی آگ ہوگی کہ حجاز سے نکلے گی اور اس کی روشنی شام میں اتنی تیز ہوگی کہ شام کے اونٹ اس کی روشنی میں راستہ چلیں گے۔)

یہ پیشین گوئی بھی پوری ہوئی۔ خلفائے عباسیہ کے آخری زمانے میں ۳ جمادی الآخر ۶۵۴ھ کو بعد عشاء مدینہ طیبہ کے قریب سے وہ آگ نکلی، وہ آگ اتنی بڑی تھی کہ ایک شہر معلوم ہوتی



تھی، یہ آگ ۱۲ میل لمبی اور ۴ میل چوڑی تھی اور ڈیڑھ آدمی کے قد کے برابر اونچی تھی، دریا کی طرح موج مار کر سیلاب کی طرح چلتی تھی، اور بجلی کی کڑک کی طرح کڑکتی تھی۔ اس میں یہ عجیب بات تھی کہ پتھروں کو جلادیتی تھی اور پہاڑوں کو پگھلا کر رانگ کی طرح بہادیتی تھی لیکن درختوں پر اس کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔ اس کی روشنی کا یہ حال ہوتا تھا کہ مدینہ طیبہ کے لوگ رات میں دن کی طرح کام کاج کرتے تھے۔ اس کی روشنی ملکہ، بصرہ اور یتما تک لوگوں نے دیکھی۔ علامہ قسطلانی اس زمانے میں موجود تھے انہوں نے اس آگ پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے اس میں لکھا ہے کہ یہ آگ ۳ جمادی الآخر سے شروع ہو کر ۲۷ رجب یعنی ۵۴ روز تک باقی رہی۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام نازل ہوں ایسے سچے نبی پر اور اس کے آل و اصحاب پر۔ (ماخوذ از ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین سو معجزات“ از سبحان الہند)

الغرض مرزا قادیانی نے جب ڈروانی پیشین گوئیاں مثلاً قیامت خیز زلزلہ، قحط سالی، طاعون، وبایا کسی کے مرنے سے متعلق دینی شروع کر دیں تو سیدھے سادے لوگ بہت گھبرا جاتے تھے کہ اب کیا ہوگا؟ لیکن وقت موعود گزرنے پر جب پیشین گوئی غلط ثابت ہو جاتی تو مرزا کہتا کہ میری پیشین گوئی کا مطلب وہ نہیں جو تم نے سمجھا بلکہ یہ تھا۔ اس طرح کی پیشین گوئیوں سے لوگوں نے تنگ آ کر گورداس پور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ڈوئی سے شکایت کی اور مرزا کے خلاف مقدمہ دائر کیا گیا۔ جب مرزا قادیانی کو عدالت میں پیش کیا گیا تو مرزا قادیانی نے آئندہ اس قسم کی پیشین گوئیاں کرنے سے احتراز کرنے کا وعدہ کیا اور حسب ذیل اقرار نامہ تحریر کیا۔

### اقرار نامہ:

میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خداوند تعالیٰ باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ میں ایسی کوئی پیشین گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے



جاسکیں کہ کسی شخص کو ذلت پہنچے یا وہ مورد عتاب الہی ہوگا۔

دوسری جگہ لکھتا ہے:

میں نے مسٹر ڈوئی کے سامنے لکھ دیا تھا کہ آئندہ کسی کی نسبت موت کا الہام شائع نہیں کروں گا جب تک کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت نہ لے لوں۔ (مرزا غلام احمد کا حلفیہ بیان عدالت گورداس پور میں، مندرجہ اخبار الحکم قادیان ج: ۵، نمبر ۲۹)

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

ایک برس سے کچھ زیادہ عرصہ گذرتا ہے کہ میں نے اس عہد کو چھاپ کر شائع کیا ہے کہ میں کسی کی موت وغیرہ کے بارے میں ہرگز کوئی پیشین گوئی نہ کروں گا۔ (اخبار پیغام صلح، ۲۳ اپریل ۱۹۳۷ء)

واضح رہے کہ مرزائیوں کی دو جماعتیں ہیں۔ ایک قادیانی دوسری لاہوری۔ قادیانی جماعت مرزا کو نبی مانتی ہے اور لاہوری جماعت مرزا کو نبی نہیں بلکہ مجدد مانتی ہے۔ جب مرزا پر گورنمنٹ کی طرف سے پیشین گوئیوں پر پابندی لگ گئی تو لاہوری جماعت نے اپنے اخبار ”پیغام صلح“ لاہور مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۷ء میں بعنوان ذیل عبارت شائع کر دی:

**من گھڑت نبی:**

تم قادیانی جماعت والے اپنے دعویٰ میں راست باز (سچے) نہیں کہلا سکتے بلکہ ایک طرف نبی تراش نام رکھ دیا دوسری طرف نتیجے میں ایک نبی کا لفظ بول کر سراسر (حضرت) نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہتک کر رہے ہو۔ پھر کیا وہ پہلے انبیاء (علیہم السلام) بھی ایسے ہی محکوم ہوتے تھے کہ گورنمنٹ کے خوف سے آئندہ کیلئے اندازی (ڈروانی) پیشین گوئیاں موت وغیرہ سے متعلق کرنے سے رک جایا کرتے تھے کہ آئندہ ہم موت کی پیشین گوئی کسی کی نہ کیا کریں گے؟ خدا کی



گورنمنٹ زبردست ہے یا انسانوں کی؟ پہلے سچ (بقول عیسائیوں کے) نے تو سولی قبول کر لی مگر کلمہ حق پہنچانے سے انکار نہیں کیا۔ مگر اپنے من گھڑت نبی کے حالات سے تم خود ہی واقف ہو ہمیں تشریح کرنے کی ضرورت نہیں۔ (اخبار ”پیغام صلح“)

قارئین کرام! دیکھا آپ نے گورنمنٹ نے مرزا قادیانی پر پابندی لگادی کہ جھوٹی پیشین گوئیوں کا ڈھونگ رچانا بند کر دو چنانچہ مرزا کو بادل نا خواستہ یہ سلسلہ بند کرنا پڑا۔ بتائیے کیا اللہ کا سچا نبی مخلوق کے ڈر سے خدا کے حکم کو بیان کرنے سے رک جائے گا؟ نہیں ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔

معزز قارئین کرام! آپ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان چند پیشین گوئیوں کی جھلک دیکھ لی کہ کس طرح سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو پورا کیا اور اسی سلسلے کی ان پیشین گوئیوں کا حال بھی معلوم کر لیا جو مدعی نبوت مرزا قادیانی (علیہ ماعلیہ) نے کی تھی جن میں برائے نام ایک پیشین گوئی بھی صحیح ثابت نہ ہو سکی حالانکہ ہمرزائی لوگ مرزا کو نعوذ باللہ من ذلک نہ صرف ولی بلکہ مسیح موعود، نبی مرسل، عین محمد بلکہ افضل الانبیاء قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ قاضی ظہور الدین قادیانی مرزا کے بارے میں لکھ رہا ہے ۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں      اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں  
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل      غلام احمد کو دیکھے قادیان میں  
یعنی کامل محمد اگر کسی کو دیکھنا ہو تو غلام احمد کو دیکھے جو قادیان میں ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے: یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔  
(اخبار الفضل قادیان ج: ۱۰، ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)



مرزا قادیانی اپنے بارے میں خود لکھتا ہے:

منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا

منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

ایک جگہ لکھتا ہے کہ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں داؤد ہوں میں عیسیٰ ابن مریم ہوں اور میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ (روحانی خزائن ج: ۲۲، ص ۵۲۱)

دیکھا آپ نے سب کچھ ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود بالکل مبہا جھوٹا نکلا۔ بالفرض والحال اگر مرزا نیک مسلمان ہی ہوتا اور کوئی پیشین گوئی کرتا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی لاج رکھتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اولیاء کرام نے بذریعہ کشف والہام پیشین گوئیاں کی ہیں اور وہ صحیح ثابت ہوئی ہیں۔

چنانچہ ولی کامل حضرت شاہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے آج سے نو سو برس قبل بہت سی پیشین گوئیاں فرمائی ہیں وہ سب کی سب صحیح ثابت ہوئیں۔ ان کی تمام پیشین گوئیاں مستقل ایک کتابچہ میں موجود ہیں۔ انہوں نے ہندوستان، کابل، مصر، سوڈان، ایران، انگلستان، چین اور دوسرے بعض ممالک اور بادشاہوں (بابر، جہانگیر، شاہجہاں، شیر شاہ، نادر شاہ وغیرہ) کے بارے میں پیشین گوئیاں کیں۔ وہ خود ہی ان پیشین گوئیوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔

حالات روزگاری بنم

قدرت کردگاری بنم

میں خدا کی قدرتوں کا مشاہدہ کر رہا ہوں اور زمانے کے حالات دیکھ رہا ہوں۔

بلکہ از کردگاری بنم

از نجوم ایس سخن نمی گویم

میں علم نجوم کی بنا پر بیان نہیں کر رہا ہوں بلکہ خدائے تعالیٰ کے دکھانے سے یہ دیکھ رہا ہوں۔

ریڈیو اور وائرلیس وغیرہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

آید سرود غیبی بر طرز عرشیانہ

باشی اگر بہ مشرق شنوی کلام مغرب

اے انسان اگر تو مشرق میں رہتا ہوگا تو مغرب والوں کی آواز سن لے گا، اور وہ آواز



ایسی ہوگی جیسے عرش سے آرہی ہو۔ یعنی ظاہر میں کوئی تار وغیرہ نہ ہوگا۔

ہندوستان کی تقسیم کے بارے میں بیان فرمایا ہے:

تقسیم ہند گرد و درو حصص ہویدا آشوب و رنج پیدا از مکر و از بہانہ  
ہندوستان کی تقسیم دو حصوں میں ہوگی، مکر و فریب سے باہمی رنج پیدا ہونگے۔

(چنانچہ ایسا ہی ہوا)

بلکہ خود مرزا قادیانی کے بارے میں اس کے نام کے ساتھ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب نے پیشین گوئی فرمادی تھی:

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد سازند از دل خود تفسیر فی القرآن  
دو آدمی احمد نام کے لوگوں کو بہت گمراہ کریں گے وہ من گھڑت طریقے سے قرآن پاک کی تفسیر بیان کریں گے۔

مردے ز نسل ترکاں رہن شوند شیطان گوید دروغ دستاں در ملک ہندیانہ  
ایک شخص ترکوں کی اولاد سے مانند شیطان ڈاکو ہو جائے گا اور ملک ہندوستان میں جھوٹ بولے گا اور بہتان اٹھائے گا۔

غور کیجئے کہ مرزا قادیانی ترکی النسل ہے اور قرآن کی من گھڑت تفسیر بھی اس نے کی ہے۔ اس طرح سے حضرت شاہ نعمت اللہ کی پیشین گوئیاں صحیح ثابت ہوئیں اور ہورہی ہیں۔ یہاں ان کی تمام پیشین گوئیاں بیان نہیں کرنی ہیں بلکہ صرف یہ دکھانا ہے کہ اگر ولی کامل کشف والہام سے کوئی بات فرمادے تو اللہ اسے پورا کر دیتے ہیں۔



## خلاصہ کلام

آپ نے دیکھا کہ کس طرح سچے اور جھوٹے نبی میں زمین اور آسمان کا فرق ثابت ہوا ہے۔ ایک طرف صادق المصدق صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت حاصل ہے، جن کا ہر قول ہر عمل شریعت ہے جن کو ہر جہت سے خدا نے کامل حفاظت میں رکھا ہے، ان کی طرف سے ایک ادنیٰ سی غلطی کا صدور ناممکن ہی ہوگا، اسی لئے ان کی کسی بھی پیشین گوئی کوئی بھی ذی شعور اسی طرح ماننے کیلئے مجبور ہوگا جس طرح ان کے خسی معجزات کو ماننے کیلئے مجبور ہے۔ اور پیشین گوئیاں ایسی بھی ہیں کہ جن پر نجات کا مدار ہے، لہذا ان کو اسی طرح ماننا بھی ہر مومن کیلئے لازمی ہوگا جس طرح دوسرے ایمانیات کو ماننا۔

دوسری طرف مسلمان پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو اپنے ترکش کے تمام جھوٹے تیر لئے میدان میں کود پڑا ہے، اس کی ساری زندگی اس انداز سے گزری ہے کہ لوگ اس کو پاگل، دیوانہ، مجنون اور خطی ماننے کیلئے مجبور ہو گئے۔ اور آخر کار اس کی دماغی کمزوری ہی نے اس کی جان بخشوائی ورنہ کچھ کہا نہیں جاسکتا تھا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک ہوتا۔ خیر لوگ تو لوگ خدا نے بھی اس کی اچھی عزت افزائی کی کہ موت دی تو کہاں پر؟ تاکہ لوگ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ذرا سی بھی گستاخی کرے تو اس کا انجام دنیا میں بھی عبرتناک ہوگا۔ اور آخرت میں تو اس کیلئے جہنم کی مہمان نوازی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔

یہ کتاب ایک روشن چراغ کی طرح آپ کے ہاتھ میں فیصلہ کی منتظر ہے، کیا آپ اب بھی فیصلہ نہیں سنائیں گے؟ امید کرتا ہوں کہ آپ کا فیصلہ عقل اور دانائی پر مبنی ہوگا۔

فقط والسلام

(مفتی) محمد ایوب قاسمی غفرلہ

مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ





ربي زدني علما

# Download Audio & Video Bayanaat of Mufti Muhammad Ayoub Sahab

مفتی محمد ایوب صاحب شوپیان  
حفظہ اللہ

Visit our website on:

[www.riyad-us-saliheen.hpage.com](http://www.riyad-us-saliheen.hpage.com)



or Scan QR code Given Below from your Smart Phone



QR of our website



Like

[facebook.com/mufti.ayoub.sahb](https://facebook.com/mufti.ayoub.sahb)

